بن طریف سوک
Bin Trif Souk

Charminar, Hyderabad - 500 002
Ph : 4524452, 4566587, 4414983, 4414988, 4411789

Junaid Printers & Graphics ☎ : 3306662

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان قدرت قادری

احوال ومناقب حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری علیہ الرحمۃ

نبیرۂ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مؤلفہ

شاعر شان غوث الوریٰ محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری

معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ حیدرآباد

اشاعت بہ اعانت : جناب فیصل بن طریف صاحب و عبداللہ بن طریف صاحب

پروپرائٹرس جی این ٹراویلس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شانِ قدرتِ قادریؒ

مرتبہ و مصنفہ

محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ حیدرآباد

اشاعت بہ اعانت

محترم جناب فیصل بن طریف صاحب وعبداللہ بن طریف صاحب

پروپرائٹرس جی این ورلڈ ٹراویلس و بن طریف سوق چارمینار حیدرآباد

سن اشاعت: رجب المرجب ۱۴۲۳ھ ستمبر ۲۰۰۲

تعداد اشاعت: پانچ سو — ہدیہ: -/Rs.20

ملنے کا پتہ

۱) قیامگاہ حضرت سجادہ نشین صاحب 19-3-643/1 کمہارواڑی۔ فون: 4416907

۲) جی این ورلڈ ٹراویلس، چارمینار، بن طریف سوق فرسٹ فلور

۳) ثاقبؔ صابری 22-8-481 پرانی حویلی۔ فون: 4573471

کمپیوٹر کتابت: SAM کمپیوٹرس، متصل عشرت محل،

مغلپورہ، حیدرآباد۔ فون: 6273027 - 4568373

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیش لفظ

الحمد لله علی احسانه و توفیقه و الصلوٰة و السلام علی رسوله الکریم

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی رحمت ورافت سے اس حقیر وفقیر خطا کار بندہ کو اپنے حبیب پاک ﷺ اور اپنے اولیائے کرام کے طوق غلامی کے صدقے میں ایک پیر کامل ہادی برحق کے دامن سے وابستہ کر کے ان کی عقیدت والفت کے فیضان میں کم عمری ہی میں ذوق شعری سے نوازا جس کے نتیجہ میں حمد باری تعالی نعت سرور کونین ﷺ اور مناقب اولیائے مکرم کی سعادتوں سے بہرہ ور فرمایا چنانچہ آج سے پچاس سال پہلے اپنے پیر کامل علیہ الرحمتہ والرضوان جو خود ممتاز ادیب و شاعر بھی تھے جو ہاشمی تخلص فرماتے تھے اور جو فیضان طریقت ومعرفت میں قطب العرفان سے مخاطب تھے۔ اس حقیر غلام کو حضرت قبلہ علیہ الرحمتہ کی عظمت اور تعلیم وہدایت کی روئیداد میں ایک کتاب فیضان عرفان مرتب وپیش کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اور ہادی برحق کی شان پر شعری نذرانہ عقیدت پیش کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اپنے پیر کامل علیہ الرحمتہ کے پردہ فرمانے کے بعد مرکز فیضان ولایت بارگاہ حضور غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ میں حاضری کا اشتیاق بڑھتا رہا جس کے نتیجہ میں ۱۹۷۱ء میں یہ سعادت نصیب ہوئی وہاں کے قیام کے دوران احساسات و تاثرات نے شعری پیکر اختیار کیا اور ایک طویل نظم عظمت حضور غریب نوازؒ کی

موزوں ہوئی اور کئی مناقب بھی۔ بعد کے برسوں میں اس کو ایک کتاب کی شکل میں بنام "شان غریب نواز" پیش کرنے کی توفیق حصے میں آئی۔ عرس شریف کے موقع پر چھٹی رجب کو بعد مغرب اس کی اجرائی بارگاہ کی مسجد میں عمل میں آئی۔ اس موقع پر ایک پاکستانی شاعر جن کا نام یاد نہیں رہا جو پابندی سے ہر سال عرس شریف میں شرکت کرتے انہوں نے اپنی تاثراتی تقریر میں یہ فرمایا کہ ایک حیدرآبادی شاعر ثاقبؔ صابری سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ سال تک غوث اعظم سرکار کی شان میں بھی اسی طرح کی ایک کتاب پیش کریں گے۔۔

پاکستانی شاعر کی تشنگی خواہش میرے احساسات وجذبات عقیدت میں انگڑائیاں لیتی رہی اور احوال ومناقبت پر مشتمل ایک کتاب بنام شان غوث الوری مرتب وشائع کرانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس کو میں بارگاہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ میں پیش کر کے مسرور وشادماں ہوا۔ اس کتاب میں متعدد مناقب کے ساتھ ایک ہی بحر میں ایکسو دس تضمینیں بھی شامل ہیں۔ غریب نواز سرکارؒ اور غوث اعظم سرکارؒ کی شان میں طویل اور متعدد منقبتوں کی تشکیل وترتیب اس موضوع میں میری فکر شعری کو جلا عطا کی اور یہ ذوق ترقی کرتا رہا۔ نتیجتاً بعد کے برسوں میں حضرت بندہ نواز علیہ الرحمتہ حضور محبوب الٰہی علیہ الرحمتہ اور حضور بادشاہ دو جہاں مخدوم صابر پاک علیہ الرحمتہ والرضوان کی شان میں مناقب واحوال کے مجموعے شائع کرانے کی توفیق نصیب ہوتی رہی۔ ان مجموعوں کے علاوہ سلاسل طریقت کے سینکڑوں جلیل القدر اولیائے ذی کرم کی شان میں منقبتیں موزوں

ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ مناقب اولیائے عالم اور مناقب اولیائے دکن نام سے دو مسودات مرتب وموجود ہیں جن کی اشاعت کی آرزو پل رہی ہے اس دوران میں اکثر اولیائے اکرام کے اعراس و ماہانہ محافل میں جب بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے اس حقیر صابری غلام کو ایک نئی منقبت موزوں کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اسی توفیق کے نتیجہ میں اس اراض دکن کی چودھویں صدی کے آخری دور میں جلوہ افروز فیض بخش مرد عارف وکامل چشم و چراغ خانوادہ حضور غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری علیہ الرحمتہ کی عظمت وفضیلت معرفت کی روشن ضمیری اور تصرفات روحانی کی حقیقت افروز باتیں کئی اصحاب علم و دانش و مردان بشمول حضرت مفتی محمد عبدالجلیل صاحب فاضل جامعہ نظامیہ اور حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب بزرگ برادر حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا سید پیر شاہ محی الدین المعروف مرشد پاشاہ صاحب موسوی ملتانی مدظلہ اور قاضی عطاء اللہ صاحب نقشبندی وقادری و جناب افضل حسین صاحب بابو میاں حضرت مرزا انصر بیگ صاحب اور محترم جناب ڈاکٹر محمود صدیقی صاحب وغیرہم حق آگاہ سے سنتے رہنے سے میری فکر شعری میں ایک روشنی پیدا ہوئی اور مجھے کئی مواقع پر منقبتیں موزوں کرنے اور سنانے کا سلسلہ جاری رہا۔ اور یہ آرزو انگڑائیاں لیتی رہی کہ حضرت علیہ الرحمتہ کی شان میں بھی ایک کتاب تالیف کی جائے ۔ اس دوران عجیب بات یہ سامنے آئی کہ ۲۴ جمادی الاول ۱۴۲۳ھ کو حضرت سید شاہ قدرت اللہ علیہ الرحمتہ کی ماہانہ مجلس یاد میں شریک ہونے میں

میرے لیے قرابت داروں کی دیگر دو دعوتوں میں شرکت کرنے کا تقاضا رکاوٹ بن رہا تھا مگر میں نے اپنے احساسات اور ضمیر کی آواز پر قطعی ارادہ کرلیا کہ حضرت علیہ الرحمتہ کی یادوالی مجلس ہی میں شریک رہوں گا اس ارادہ کے ساتھ ہی ایک نئی منقبت موزوں ہوئی۔ اس کے ساتھ سجادہ نشین صاحب کے گھر پہونچا دستر خواں تیار تھا مجھے بھی بلالیا گیا۔ تناول تبرک وطعام کے بعد روضہ حضرت علیہ الرحمہ پر حاضری ہوئی اور مجلس نعت ومنقبت میں نئی منقبت پڑھ دیا جس پر کافی نذر میرے حصے میں آئی پھر میں مزار حضرت علیہ الرحمتہ پر حاضری اور نذرانہ سلام وفاتحہ کے ساتھ ہی اپنی ایک نئی تصنیف عصری پیغام جو میرے ہاتھوں میں تھی اس کو مزار مبارک پر رکھ کر عالم تصور میں معروضہ کیا کہ اس تصنیف کو اپنی نظر عنایت اور قبولیت سے نوازیں اس کے بعد وہ کتاب خوش بخت وابستہ دامان حضرت علیہ الرحمہ جناب افضل حسین قادری قدرتی مدظلہ کی خدمت میں نذر کیا۔ احاطہ درگاہ شریف سے واپسی کے موقع پر شیروانی کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو پچاس روپیوں کی ایک نوٹ ہاتھ لگی مجھے حیرت ہوئی کہ یہ نوٹ کہاں سے آگئی۔ میرے احساسات میں عجیب مسرت وسرشاری منور ہوئی اور یہ یقین دلائی کہ جناب افضل حسین صاحب کو ایک کتاب اور اس سے پہلے جناب سید شاہ دستگیر علی صاحب سجادہ نشین کو بھی ایک کتاب نذر کیا تھا۔ ان دونوں کتابوں کا ہدیہ بطور عطا غیب سے حضرت علیہ الرحمتہ نے مجھے عطا فرمایا ہے جیسا کہ حضور غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنی بارگاہ میں شان غریب نواز کتاب کی رسم اجرائی کے دن نماز فجر سے قبل پانچ کتب

مزار اقدس پر پیش کر کے سرکار سے قبولیت کا معروضہ کیا تھا وہ پانچ کتب بطور تبرک اپنے پاس محفوظ کرلیا تھا۔ اسی شام بعد نماز مغرب مسجد عالمگیری پر نعت منقبت خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ میں اپنی جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ کوئی صاحب پچاس روپے میری شیروانی کے جیب میں ڈال کر کچھ کہے بغیر چلے گئے۔ میں حیرت زدہ رہا۔ معاً خیال آیا کہ ہر کتاب کا ہدیہ دس روپے تھا۔ اس لحاظ سے پانچ کتابوں کا ہدیہ پچاس روپے میرے سرکار غریب نواز کی جانب سے مجھے عطا ہوا ہے۔ مجھے بے انتہاء مسرت وشادمانی ہوئی۔ اولیائے ذی کرام کی عطاونوازش غائبانہ کا یہ ایک حق الیقین تھا۔ میں شکرگزار ہوا۔ حضرت سید شاہ قدرت اللہ علیہ الرحمتہ کی طرف سے بھی پچاس روپیوں کا عطیہ سمجھ کر مسرور ومشکور ہوا۔ اس عطیہ کے ساتھ ایک اور کرم میرے حال پر یوں ہوا کہ میں اپنے پیروں میں کچھ درد محسوس کرتے ہوئے آٹو حاصل کرنے کے ارادہ سے احاطہ درگاہ شریف سے نکلا ہی تھا کہ ایک نوجوان صاحب پیچھے سے آ کر مجھے اپنی اسکوٹر پر بٹھا کر گلزار حوض کے پاس پہونچا دیئے اور میں وہاں سے دو چار قدم ہی چلا تھا کہ پیچھے سے حضرت سید شاہ دستگیر علی صاحب سجادہ نشین جیپ کار میں سوار میرے قریب آ کر مجھے کار میں سوار کرالیے اور میرے گھر تک مجھے پہونچا دیے۔ اس عنایت وسہولت کو بھی میں حضرت علیہ الرحمتہ کی کرامت یقین کرتا ہوں۔ ان نوازشات وعنایات سے بہرہ ور ہو کر میں نے اسی رات ارادہ کرلیا کہ حضرت علیہ الرحمتہ کی شان میں ایک کتاب ترتیب دینے کا جو ارادہ مدت سے احساسات میں رہا ہے اس پر فوری عمل کیا جانا چاہئے

چنانچہ میں اس کام کا ارادہ کرلیا اور اس کی صورت گری ہر طرح آسان ہوگئی۔ مناقب تو موجود تھے احوال بھی دستیاب ہوئے۔ محترم جناب سید شاہ دستگیر علی صاحب نے اس کام کے لیے اپنی خوشنودی کے ساتھ کچھ مطلوبہ مواد اور مزار مبارک کی ہمہ رنگی تصویر ٹائٹل کے لیے عطا فرمائی۔ جناب ڈاکٹر محمود صدیقی صاحب قادری قدرتی ایڈیٹر اردو نیوز سرویس نے بھی اپنے مرتبہ احوال میرے حوالے کیے اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اس طرح حضرت علیہ الرحمتہ کی شان میں احوال ومناقب کی یہ کتاب ترتیب پائی اور قابل قدر جناب محمد رضوان اللہ صاحب یزدانی نقشبندی وقادری کی قابل ناز پیش کش کتاب فیضان قدرت جو سال گزشتہ طبع کرائی گئی اس کتاب سے بھی قابل قدر واقعات واحوال کو اخذ کر کے مسرت کے ساتھ اس کتاب کے احوالی حصے میں شامل کیے گئے۔ خوش قسمتی سے اس ترتیب وتالیف کے دوران بارگاہ یوسفین" میں ایک محفل خطاب کے بعد محترم جناب سید محمد عبدالغنی المعروف حسن بابا صدر بزم احسان سے ملاقاتی نشست میں حضرت سید شاہ قدرت اللہ سرکار کی روشن ضمیری اور روحانی تصرف کا عقیدت افروز واقعہ سننے میں آیا وہ یہ تھا جو انہوں نے حضرت علیہ الرحمتہ کی ایک معتقدہ اور قدرداں خاتون جو نظامیہ دواخانہ یونانی کی گزیٹیڈ طبیبہ تھیں جن کا نام ڈاکٹر اختر جہاں صاحبہ تھا وہ نمائش گیٹ کے قریب کے مکان میں رہتی تھیں۔ ان پر گذرا ہوا واقعہ خود انہیں کی زبانی جناب حسن بابا صاحب نے سنا تھا مجھ سے بیان کیا وہ یہ تھا۔۔

ایک روز حضرت قدرت اللہ سرکار ڈاکٹر اختر جہاں صاحبہ کے گھر پہونچے اور خواہش کی کہ ان کے لیے بستر کا انتظام کیا جائے کہ وہ کچھ آرام کر سکیں۔ حسب ارشاد انتظام کیا گیا اور حضرت آرام فرما ہوئے۔ اس دوران ڈاکٹر اختر صاحبہ کے دل میں خیال آیا کہ وہ حضرت کے لیے کچھ نذر پیش کریں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے حسب ضرورت وتقاضا اپنی بڑی بہن صاحبہ سے جو اسی گھر کے کسی حصے میں رہتی تھیں ان سے خواہش کی کہ وہ گیارہ روپے اپنے پاس سے بطور مبادلہ دیں وہ حضرت کی نذر کردیں گی اس مطالبہ پر ان کی بڑی بہن صاحبہ نے ناگواری کے ساتھ یہ معترضہ کلمات بیان کیں کہ مرشدوں کو روپے لینے اور مریدوں کو روپے دینے کا کام رہ گیا ہے۔ میں اس کو پسند نہیں کرتی اور روپے دینا مناسب نہیں سمجھتی۔ یہ سن کر ڈاکٹر اختر جہاں صاحبہ نے بہن صاحبہ کو سمجھا کر اور اصرار کر کے واپس دینے کے وعدہ کے ساتھ گیارہ روپے لے کر آئیں اور حضرت کے استراحت سے فراغت کے بعد گیارہ روپے نذر کہہ کر حضرت کو پیش کرنے لگیں۔ اس پر حضرت نے پرجلال انداز میں یہ کہتے ہوئے نذر کو قبول کرنے سے انکار کیا کہ ہم مرشدوں کا کام اس انداز کی نذر لینا نہیں ہے۔ آپ نے ان کے سامنے وہی جملے دہرائے جو ان کی بہن صاحبہ نے دہرایا تھا۔ اور حضرت پرجلال انداز میں انکار کرتے ہوئے فرمائے کہ ہم مرشد و مشائخ محتاج نہیں ہوتے ہمارا معطی ہمارا خالق و مالک ہے یہ اس کی عطا ہے کہتے ہوئے اپنی جیبوں میں سے سو سو کے کئی نوٹ نکال کر سامنے ڈالدیئے اور فرمایا ہم کو ہمارا مسبب نوازتا ہے ہم کسی کی نذر کو اپنے لیے خرچ نہیں

کرتے بلکہ اللہ کے محتاج و بے کس بندوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ حضرت کے اس پرجلال ارشاد والفاظ کو سن کر وہ خاتون شرمسار اور معذرت خواہ ہوئیں۔۔

حضرت نے عفو و درگزر سے کام لے کر وہ کرنسی نوٹ واپس اپنے جیب میں رکھ لیے اور واپس ہو گئے۔ یہ واقعہ یقیناً حضرت کی روشن ضمیری اور تصرف روحانی کا یقین دلاتا ہے۔ اللہ تعالی کے اولیاء اور نیک و مقبول بندوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ اپنے بندوں کے وجود اور احوال و اقوال ہمارے لیے ایمان افروز ہوتے ہیں۔ اس تذکرہ کی سماعت نے میرے اعتقاد و ایقان کو استوار کیا اور میں کتاب کی ترتیب و پیش کش کے کام کو پورا کرنے کا عزم مصمم کرلیا اور ترتیب و تحریر میں لگ گیا، اس دوران میری مساعی کو حضرت علیہ الرحمتہ کی نوازش و عنایت نے اس طرح نوازا کہ جناب فیصل بن طریف صاحب و جناب عبداللہ بن طریف صاحب پروپرائٹرس جی ین ورلڈ ٹراویلس سے ملاقات ہوئی جن کی اعانت سے فیضان قدرت کتاب شائع کرائی گئی ہے۔ انہوں نے میری آرزو اور مساعی سے واقف ہوتے ہی یہ پیش کش کی کہ میں بہتر سے بہتر طباعت کی تکمیل کراؤں اس کے سارے مصارف وہ خود برداشت کریں گے۔ ان کی یہ پیش کش بھی میرے لیے حضرت علیہ الرحمتہ کی عنایت و کرامت ہی ہے۔ میں اس کے لیے دونوں موصوف کا ہر طرح شکر گزار ہوں اور ان کی سرفرازی اور شادمانی کی دعا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ان کی یہ پیش کش مقبول ہوگی اور یہ شعر ہم دونوں پر صادق آتا ہے۔۔

چن لیا ان کی عنایت نے ہمیں ☆ اور دنیا ہاتھ مل کر رہ گئی

میں اپنی خوش بختی سے محترم جناب پروفیسر عبدالستار خاں صاحب نقشبندی وقادری خلیفہ حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی وقادری کا ممنوں ومشکور ہوں کہ ممدوح نے شکاگو اپنی روانگی سے چند گھنٹے پہلے اس کتاب کے کمپوز کیئے ہوئے اوراق کو ملاحظہ فرمایا بعض جگہ اپنے قلم سے تصحیح دی اور اپنی خوشنودی سے نوازا۔ تنگی وقت کی وجہ پروفیسر صاحب کی تاثراتی تحریر حاصل نہ کرسکا۔ مگر اس کوشش کو ان کی خوشنودی اور دعائے خیر حاصل ہوئی اور یہ صورت حال بھی محض حضرت سید قدرت اللہ سرکار کی عنایت اور خوشنودی کا نتیجہ ہے جو جانشین پر ناز حضرت سید شاہ دستگیر علی صاحب قادری کی اجازت وخوشنودی کا حاصل ہے۔ اس کے لیے ممدوح کا شکر گزار ہوں۔۔

قارئین کرام سے اپنے لیے اس دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے اس حقیر بندہ اور غلام سرور کونین واولیائے کرام کو مستقبل میں اس نوعیت کے کام کو جاری وساری رکھنے کی توفیق سے نوازے اور عاقبت کو سنوارے۔

اس کتاب کا نام "شان قدرت قادریؒ" تجویز کیا گیا ہے اس نام کی عظمت ورفعت کی ترجمانی پر فی البدیہہ چند اشعار موزوں ہوئے ہیں جو درج ذیل ہیں جو میرے قلبی احساسات کی ترجمانی کرتے ہیں۔۔

منظوم تعارف شان قدرت قادریؒ

عظمتوں کا اک ستارا شان قدرت قادریؒ
ہے عقیدت کا اجالا شان قدرت قادریؒ

اس دکن کی سرزمین معرفت کے واسطے
ہے کرامت کا سویرا شان قدرت قادریؒ

غوث اعظمؒ کے جگر گوشے تھے قدرت قادری
سیرت اک شاہزادہ شان قدرت قادریؒ

زہد وتقویٰ اور عبادت جس کے پروانے بنیں
معرفت کی ایسی شمعہ شان قدرت قادریؒ

روشنی ملتی ہے جس سے قلب کو اور روح کو
شان بغدادی دلارا شان قدرت قادریؒ

خانوادہ غوث سے نسبت عقیدت فیض ہے
ہے یہ جنت کا قبالا شان قدرت قادریؒ

فیض قدرتؔ پر بہت نازاں ہے ثاقبؔ صابری
پیش کرتا ہے یہ تحفہ شان قدرت قادریؒ

راقم
محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری
مؤلف

احوال حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری علیہ الرحمۃ

جگر گوشہ خانوادہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ ڈاکٹر محمود صدیقی قادری قدرتی ایڈیٹر اردو نیوز سرویس

چمنے کہ تا قیامت گل او بہار بادہ

سات حسنی قادری بزرگ ہستیاں ہندوستان میں تشریف لائے جو سبع سیارات یافت اختر کے نام سے معنون کئے جاتے ہیں۔ جن کے ابر کرم سے ہند کا گوشہ گوشہ فیض یاب ہوا۔۔

حضرت ممدوح (قدرت اللہ شاہ) سے ۱۳ ویں واسطہ پر حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری بیجاپوری ہیں، جوان سات حسنی قادری بزرگوں میں سے ایک ہیں جب کہ بیسویں واسطہ پر حضرت سیدنا غوث الثقلین قطب الاقطاب غوث الاعظم سیدنا میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔۔

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی الحسینی قدس سرہ العزیز کے والد بزرگ وار کا اسم مبارک حضرت پیر سید شاہ غلام غوث قادری حسنی الحسینی قدس سرہ العزیز ہے اور آپ کے جد اعلیٰ کا نام حضرت پیر سید شاہ حبیب جیلانی حیدر وصفدر قادری قدس سرہ العزیز ہے۔ دونوں بزرگ وار کا مزار

مبارک حسینی علم، کونچہ بواہیر میں واقع ہے حضرت قدرت اللہ شاہ کا اسم مبارک حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری حسنی الحسینی قدس سرہ العزیز ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۵ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ ہے۔ آپ معرفت اور فیض کا سمندر تھے طالبان حق عقیدت اور محبت کے ساتھ آ کے آگے سر نیاز جھکاتے اور فیض حاصل کرتے۔ جو سائل آپ کے پاس حاضر ہوتا اس کا دامن آرزو آپ کے فیض سے مالا مال ہو جاتا تھا۔۔

آپ کا مزار پر انوار فیض کا سرچشمہ ہے اور آج بھی کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہیں جاتا۔ آپ کی بارگاہ سے شکستہ دلوں کو تسکین کی دولت ملتی ہے اور مایوس اور ناکام دل اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔

آپ کا مزار مبارک بیرون فتح دروازہ مصری گنج احاطہ آستانہ عالیہ حضرت سید شاہ راجو محمد محمد الحسینی قدس سرہ العزیز میں واقع ہے جو زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ زائرین بلالحاظ مذہب وملت حاضر آستانہ عالیہ ہو کر فیض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی ہمشیرہ سیدہ شہنشاہ بیگم صاحبہ (مرحومہ) زوجہ حضرت سید امیر علی شاہ قادری (جو آپ کے چچازاد بھائی تھے) کے فرزند حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری آپ کے جانشین اور سجادہ نشین ہیں جو رشتہ میں آپ کے حقیقی بھانجہ اور چچازاد بھتیجہ ہیں۔

حضرت قبلہ کو اپنے والد بزرگوار سے بیعت حاصل تھی اور انہیں سے

آپ نے درس تصوف حاصل فرمایا۔

آپ کا حلیہ مبارک یوں تھا، میانہ قد، متناسب الاعضا، گندمی رنگ آنکھیں بڑی سرخی مائل، چہرہ کتابی، گردن متوسط، سینہ فراخ۔

کلاہ ترکی بہ سر، شیروانی ٹوئیڈ کی، تنگ موری کا سفید پائجامہ، کفش سلیم شاہی، کبھی شوز، اکثر ہوائی چپل زیر استعمال، ہیرے کی انگشتری زیب دہ انگشت۔

بہت کم گو، کم سخن، معارف حقائق بیان کرتے وقت پیشانی کے درمیان رگ ابھر آتی اور ایک باریک سرخ خط نمودار ہو جاتا۔ الفاظ کم معانی زیادہ۔

آپ پیدائشی ولی کامل اور صاحب دل بزرگ تھے۔ اپنی توجہ اور نظر سے قلوب کی اصلاح فرماتے تھے۔ مدعا عرض کرنے سے پہلے ہی شکوک اور شبہات رفع فرماتے جس کے کئی شواہد موجود ہیں۔ ایک مرتبہ موجودہ سجادہ نشین صاحب (دستگیر پاشاہ) کے والد صاحب قبلہ (حضرت سید امیر علی شاہ قادری) کو حضرت قبلہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں سمجھا رہے تھے۔ سجادہ صاحب کے ذہن میں خیال گزرا کہ حضرت قبلہ یہ فرمائیں گے۔ فوراً حضرت قبلہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ابھی تمہارے ذہن میں جو بات آئی اس کا جواب یہ ہے حیدرآباد کے اکثر علماء کرام اور مشائخین عظام آپ کی صحبت سے مستفید ہوتے اور مسائل، سلوک

میں آپ سے رجوع ہوتے۔ آپ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اکثر مجلس میں فرماتے کہ بہت ساروں نے خدا ہونے کا دعوی کیا۔ کسی نے خدا کو جبہ کے اندر ہے کہا اور کسی نے انا الحق کی صدا بلند کی لیکن کسی نے انا محمد کا دعوی نہیں کیا۔ جب کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے۔

ایک معزز خاتون نے، جو انگلش میڈیم اسکول کی پرنسپل اور مالکہ بھی ہیں نے کہا کہ صبح سویرے انہیں مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ سولم کی بشارت نصیب ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سید قدرت اللہ شاہ کے آنسو ہم کو بے حد پسند ہیں اور وہ لا قیمت ہیں۔ موصوفہ نے اس بات کا اظہار حضرت قبلہ سے اس وقت کیا جب کہ مجلس میں کافی حضرات موجود تھے۔

ایک مجلس میں علامہ حضرت عبدالباقی صاحب شطاری قدس سرہ العزیز موجود تھے۔ کسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی تو علامہ موصوف نے فرمایا یہ بات حضرت قبلہ ہی سمجھا پائیں گے۔ کیوں کہ ہمارا علم ظاہری ہے اور حضرت قبلہ علم باطنی پر عبور رکھتے ہیں۔

آپ کی مجلس کی خصوصیت یہ تھی کہ رات بھر جاگتے رہنے کے باوجود اکتاتے نہ تھے جب بھی آپ درس دیتے وہم وگمان کی اصلاح فرمادیتے۔ آپ کا طرز بیان انتہائی دل کش و دل نشین ہوتا۔ جہاں بھی تشریف لے

جاتے صاحب خانہ کے ذوق ومزاج کے مطابق ارشاد فرماتے۔ ایک مرتبہ نواب لطف الدولہ بہادر کے صاحبزادے نواب احمد یار جنگ بہادر کے مکان پر رات بھر توحید پر درس دیتے رہے۔

کہتے ہیں کہ نجیب الطرفین سادات کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ ان پر آگ کا اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ کئی بار ایسا ہوا کہ حضرت قبلہ دھکتے انگاروں پر اپنے پیر رکھ دیئے لیکن آپ کے تلوؤں پر کوئی آبلہ نہیں آیا جس کا مشاہدہ تواتر کے ساتھ کئی معتبر لوگوں نے کیا کہ آگ کا اثر آپ پر مطلق نہ ہوتا

مرحوم سیٹھ عبدالستار عبدالغنی (سمنٹ والے) کے پاس ایک بکری تھی جو نہ حاملہ تھی اور نہ اس نے پہلے کبھی بچہ دیا تھا۔ حضرت قبلہ نے اس بکری کو دیکھ کر فرمایا کہ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ تو سیٹھ صاحب نے کہا نہیں دوسرے روز سے بکری نے دودھ دینا شروع کیا۔۔

ایک مرتبہ حضرت قبلہ چہل قدمی کرتے ہوئے بیگم پیٹ سے گزر رہے تھے نواب دستگیر نواز جنگ مرحوم اور جناب میاں جانی صاحب وغیرہ ہمراہ تھے۔ آپ کی زبان پر حضرت عبدالقدوس گنگوہی کا فارسی کا یہ مصرع جاری تھا

آستیں بررو کشیدہ ہمچومکار آمدی
باخودی درخود تماشہ سوئے بازار آمدی

اچانک ایک ناگ سانپ حضرت کے پیر کے اوپر سے جسم پر چڑھ گیا

اور جسم کے اطراف تین مرتبہ چکر لگا کر سامنے پھن کاڑھے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ تجھ سے کیا ڈرنا ہے تیری صورت سے ڈرنا ہے۔ اتنا فرماتے ہی وہ سانپ پھن نیچے کیے چلتا بنا۔۔

دبیر پورہ کے ایک مکان میں بھانامتی کا اثر زوروں پر تھا۔ عاملوں وغیرہ کے علاج سے عاجز ہو کر متاثرین حضرت قبلہ کے پاس رجوع ہوئے اور واقعات بیان کرتے ہوئے مکان چلنے کی درخواست کی۔ آپ ان کے ہمراہ مکان تشریف لے گئے۔ حضرت قبلہ کی نظر کرم کے باعث بھانامتی کا اثر زائل ہو گیا اور ان لوگوں کو کئی ماہ کی پریشانی سے نجات مل گئی۔

حضرت قبلہ کی دعا سے ایک نابینا شخص بینا ہو گیا اور ایک مفلوج خاتون طیبہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئیں۔۔

حضرت قبلہ کے پاس مرید ہونے کے لیے کوئی رجوع ہوتا تو آپ استفسار فرماتے کہ "دنیا" کے واسطے مرید ہو رہا ہے یا "اللہ" کے واسطے؟ جواباً مرید ہونے والے سے یہ سن کر کہ "اللہ" کے واسطے مرید ہونا چاہتے ہیں تو مرید فرما لیتے اور فرماتے کہ میں نے تمہیں جناب پیر کے حوالے کیا۔

غوث الاعظم دستگیر کا اسم مبارک ہمیشہ آپ کے ورد زبان رہتا آپ فرماتے یاد رکھو جناب پیر کی محبت عین ذات کی محبت ہے۔

آپ نے ایک مرتبہ فرمایا "عشق ایک آگ ہے جس کا کام

''معشوق'' کے علاوہ سب کچھ جلا کر خاک کر دینا ہے جب سب کچھ جل کر خاک ہو جاتا ہے اور وہم وگمان کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی یہی حقیقی بقا کا مقام ہے اور اب جو باقی رہے گا وہ اس کی ذات ہوگی یا اس کے صفات ہوں گے یا اس کے افعال ہوں گے یا اس معشوق حقیقی کے آثار ہوں گے۔ تم اور وہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔۔

حقیقت اپنی ذات سے حقیقت ہے حقیقت ہی سے شریعت ہے طریقت ہے معرفت ہے اور سب کچھ ہے۔ لیکن حقیقت کسی کی وجہ سے نہیں ہے اور کلمہ طیبہ کا اصل مفہوم یہی (حقیقت) ہے جس کا ادراک اور حصول بغیر فضل الٰہی کے محال ہے۔

آپ نے ایک مرتبہ فرمایا ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پاک کو ''شریعت'' کہتے ہیں۔ آپ کے افعال و اطوار پاک کو ''طریقت'' کہتے ہیں۔ آپ کے انوار پاک کو ''معرفت'' کہتے ہیں اور آپ کے احوال پاک کو ''حقیقت'' کہتے ہیں جب کہ شریعت کا مقام ناسوت ہے، طریقت کا مقام ملکوت ہے۔ معرفت کا مقام جبروت ہے اور حقیقت کا مقام لاہوت ہے،

آپ ہمیشہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے بلاتخصیص مذہب و ملت تمام افراد آپ سے یکساں فیض پاتے اور ہر طبقہ و پیشہ کے افراد آپ سے رجوع ہوتے تھے۔

نماز اور روزوں کی پابندی آپ کا معمول تھا۔ اکثر نماز جمعہ مکہ مسجد میں اور نماز عصر و مغرب جامع مسجد چوک میں ادا فرماتے تھے۔

سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ آتا لٹا دیتے لوگ جب حضرت قبلہ کو نذرانے پیش کرتے تو فوراً غریبوں میں تقسیم کر دیتے۔ عیدین کے موقع پر آپ شہر کے مختلف محلہ جات میں تشریف لے جاتے اور غریب و نادار افراد بیوگان و مستحق حضرات کو کپڑے سلوایا کرتے اور کئی ایک بیوگان کی پرورش فرماتے تھے۔ طلباء کی تعلیم اور مستحق لڑکیوں کی شادیوں میں زر کثیر دے کر مدد فرماتے۔۔

حضرت قبلہ نے اپنے حقیقی بھانجہ و چچازاد بھتیجہ حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری فرزند حضرت سید امیر علی شاہ قادری کو ۲۶ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ بروز پنجشنبہ بعد نماز مغرب خلافت سے سرفراز فرمایا اور رسم جانشینی بھی انجام دی۔ اس موقع پر حضرت علامہ سید شاہ عبدالباقی شطاری سید شاہ سعد الدین قادری صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ میراں حسینی قادری بغدادی لنگر حوض، حضرت شاہ حسینی میاں صاحب قبلہ نقشبندی سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ سعد اللہ حسینی نقشبندی، حضرت شاہ حبیب اللہ قادری الحاج مولانا محمد منیر الدین صاحب خطیب مکہ مسجد، مولوی سید جنید اللہ شاہ قادری مولوی سید پیر محی الدین شاہ قادری المعروف مرشد پاشاہ صاحب قبلہ، مولوی پیر سید موسیٰ

شاہ قادری المعروف انور پاشاہ صاحب ، مولوی سید شاہ حیدر الدین حسینی صاحب چشتی سجادہ نشین ، حضرت شاہ راجو محمد محمد الحسینی ڈاکٹر عبدالستار خاں صاحب خلیفہ حضرت محدث دکن عبداللہ شاہؒ ، جناب خالد انصاری صاحب آئی اے ایس اور دیگر ممتاز مشائخین عظام و علماء کرام کے علاوہ وابستگان سلسلہ کی کثیر تعداد موجود تھی ۔۔

حضرت پیر قدرت اللہ شاہ قادری کے جانشین و سجادہ نشین حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری ساکن مکان نمبر 643/1 ۔ 3 ۔ 19 کمہاواڑی مصری گنج حیدرآباد (فون نمبر 4416907) سے آج بھی لوگ اسی طرح فیض حاصل کر رہے ہیں ۔ جس طرح حضرت ممدوح سے حاصل کیا کرتے تھے ۔ آپ حضرت قبلہ کی طرح نہایت کم گو اور سادگی کا پیکر ہیں ۔

حضرت قبلہ نے مجرد زندگی بسر فرمائی آپ کا کوئی مکان نہ تھا اکثر آپ چچازاد برادر مریدین معتقدین کے یہاں قیام فرماتے تھے ۔ ہر ایک کو یہ آرزو رہتی کہ حضرت قبلہ ان ہی کے ہاں قیام فرمائیں ۔ آپ صاحب خانہ کے آرام کا بہت خیال رکھتے تھے اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیتے ۔۔

حضرت قبلہ کی صحت کی ناسازی کی بناء پر مریدین و معتقدین نے طبی معائنہ کے لیے ڈاکٹروں کے ہاں رجوع کیا چنانچہ آپ ۸ ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ کو گورنمنٹ سیول ہاسپٹل قلعہ گولکنڈہ میں شریک ہوئے ۔ مہتمم دواخانہ ڈاکٹر

عبدالسلام اور ڈاکٹر سنہا معالج تھے ۔ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ کو علاج ختم ہوا اور آپ دواخانہ سے واپس تشریف لائے لیکن صحت کی خرابی کا سلسلہ چلتا رہا ۔

حضرت نے بہ عمر ۸۰ سال دواخانہ عثمانیہ حیدرآباد میں ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۹۲ م ۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ بروز پنجشنبہ بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح حوائج ضروریہ سے فراغت فرما کر بستر پر تشریف فرما ہوئے اور دودھ نوش فرمایا اور کلمہ شریف کا ورد فرماتے ہوئے بستر پر لیٹ گئے اور خدا حافظ فرماتے ہوئے واصل بحق ہوئے ۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) ۔۔

حضرت سیدنا غوث اعظم نے ارشاد فرمایا کہ میرا حقیقی جانشین روشن ضمیر ہوگا اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا ۔ حضرت کے اس ارشاد کی زندہ نظیر حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ قادری تھے جو بلا شبہ دور حاضر کی عظیم صوفی بزرگ ہستی تھے ۔ آپ کے بے شمار کشف و کرامات لاتعداد انسانوں کی زبانوں پر ہیں ۔

حضرت قبلہ کی ایک خصوصیت تھی کہ جو بھی طالب دعا حاضر خدمت ہوتا اور آپ پیران پیر کا وسیلہ دیتے تو اس کی حاجت فوری بر آتی اور اگر آپ مدعا سن کر خاموشی اختیار فرماتے تو کام تاخیر سے ہوتا ۔

عرس کی تقاریب ہر سال ۲۳ ، ۲۴ اور ۲۵ ذی قعدہ کو منائی جاتی ہیں ۔۔

☆☆☆

مناقب

مرے دل کا ارمان ہیں قدرت اللہ
تصور میں مہمان ہیں قدرت اللہ

جگر گوشہ شاہ مشکل کشا ہیں
مصائب کا درمان ہیں قدرت اللہ

یہ ہیں دلبر غوث اعظم شہنشاہ
محمد کا احسان ہیں قدرت اللہ

خوشا بخت ہاتھوں میں ہے ان کا دامن
کہ عزت کا سامان ہیں قدرت اللہ

بہاریں طواف اس کا کرتی ہیں ہر دم
علی کا گلستان ہیں قدرت اللہ

ہماری عقیدت ہوئی ان سے روشن
حسین شمع ایمان ہیں قدرت اللہ

یہ دامن گرفتہ بہت مطمئن ہیں
سبھی تم پہ قربان ہیں قدرت اللہ

خزانہ ہے نسبت کا دامن میں جب سے
مصائب سب آسان ہیں قدرت اللہ

بڑے علم والے بھی سب معترف ہیں
ضیا بار عرفان ہیں قدرت اللہ

مقدر کا اپنی سکندر ہے بے شک
وہ جس پر مہربان ہیں قدرت اللہ

ہیں سرشاراب دستگیر مکرم
دل و روح کی جان ہیں قدرت اللہ

نگاہ کرم پر ہے ثاقبؔ بھی نازاں
شہ غوثؒ کی شان ہیں قدرت اللہ

☆☆☆

میرے دل میں ہے تقاضا قدرت اللہ شاہ کا
مجھ کو مل جائے نظارا قدرت اللہ شاہ کا

اپنی قدرت کا انہیں مظہر بنایا ہے خدا
سو سہاروں کا سہارا قدرت اللہ شاہ کا

بے شبہ آئینہ قدرت نظر آیا اسے
جس نے دیکھا ہے سراپا قدرت اللہ شاہ کا

یہ بظاہر تھے قلندر درحقیقت تھے قطب
اس لیے بجتا ہے ڈنکا قدرت اللہ شاہ کا

اب بھی کب اہل نظر سے ان کا جلوہ دور ہے
گو بنا ہے وصل پردا قدرت اللہ شاہ کا

چشم دل روشن ہوئی ہر ایک کی ان کے طفیل
ایک جلوا تھا نیارا قدرت اللہ شاہ کا

پھر کہاں قسمت کی بیداری میں فرق آئے کوئی
جب رہے دل میں اجالا قدرت اللہ شاہ کا

جس کے ہاتھ آیا وہی آماجگاہ فیض ہے
وہ جو دامن کا کنارا قدرت اللہ شاہ کا

مسکرا اٹھے گی قسمت حشر کے میدان میں
جب ادھر ہوگا اشارا قدرت اللہ شاہ کا

یا الٰہی منقبت ہے یہ تیرے محبوب کی
کچھ ملے صدقہ اتارا قدرت اللہ شاہ کا

جانشین ہیں آپ کے اب دستگیر قادری
ہے نمایاں ان میں جلوا قدرت اللہ شاہ کا

دونوں عالم میں رہے گا اس کا ثاقبؔ سرفراز
جس کے سر میں بھی ہے سودا قدرت اللہ شاہ کا

☆☆☆

ضیائے عترت خیر الوری میاں قدرت
بہار گلشن غوث الوری میاں قدرت

بنایا حق نے انہیں اپنا مظہر قدرت
عظیم وارث مشکل کشا میاں قدرت

ہزار قلب و نظر ان پہ ہم نثار کریں
حسین لخت دل فاطمہ میاں قدرت

حضور غوثؒ کے نور نظر وسیلہ حق
گناہگاروں کا اک آسرا میاں قدرت

وہ جس کے ہاتھ میں آیا ہے آپ کا دامن
کرے گا ناز وہ روز جزا میاں قدرت

ضیائے بزم ولایت حسیں گل عرفاں
چراغ روشن راہ ہدی میاں قدرت

عجیب شان کے روشن ضمیر مرد خدا
حسین رہبر راہ صفا میاں قدرت

زمین پہ رہ کے نظر عرش کے فراز پہ تھی
جمال ذات کا اک آئینہ میاں قدرت

رہے گا اوج پہ میرے نصیب کا تارا
رہے جمال نظر میں سدا میاں قدرت

زمانہ ہند میں اب اور کیا سے کیا ہوگا
نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چھپا میاں قدرت

وجود امت مسلم کے سامنے ہے بھنور
نہیں ہے خوف کہ ہیں ناخدا میاں قدرت

خدا کے واسطے بھر دیجئے مرا دامن
حضور غوثؒ کا ہے واسطہ میاں قدرت

نگاہ ناز ہو ثاقبؔ کے حال پر للہ
کہ ایک یہ بھی ہے مدحت سرا میاں قدرتؒ

☆☆☆

فیض ہوگا پھر دوبالا قدرتؒ اللہ پیر کا
گر رہے دل میں اجالا قدرتؒ اللہ پیر کا

غوث اعظم دستگیر دو جہاں کے ہیں پسر
فیض کا جاری ہے دریا قدرتؒ اللہ پیر کا

ہے وہ قسمت کا سکندر اور مقدر کا دھنی
جس کے سر میں بھی ہے سودا قدرتؒ اللہ پیر کا

اس کی قسمت کا ستارا ہوگا روشن حشر تک
جس کی نظروں میں ہے جلوا قدرتؒ اللہ پیر کا

بندگی کی منزل مقصود پالے گا وہی
جو بھی قسمت سے ہے شیدا قدرتؒ اللہ پیر کا

چاہئے چشم بصیرت ان کے جلووں کے لیے
چاہتا ہے جو نظارا قدرتؒ اللہ پیر کا

اپنی قسمت کی بلندی کا بیان کیا ہو سکے
گر ہو اس جانب اشارا قدرتؒ اللہ پیر کا

دستگیر ذی کرم کے ساتھ ان کا فیض ہے
اب یہی تو ہیں سراپا قدرتؒ اللہ پیر کا

دامن مقصود بھر جائے گا ان کے فیض سے
لیں گے ہم صدقہ اتارا قدرتؒ اللہ پیر کا

ثاقبؔ خوش بخت کا یوں ناز کرنا ہے بجا
ہر قدم پر ہے سہارا قدرتؒ اللہ پیر کا

☆☆☆

غوثؒ کا اک شاہزادہ قدرتؒ اللہ پیر ہیں
قادریت کا اجالا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

فاطمہؓ مولا علیؓ حسنینؓ ان کے ساتھ ہیں
نسبتوں کا اک ہمالا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

ان کی چشمان کرم کا زاویہ ہے اس طرف
میری قسمت کا اجالا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

آپ کے دم سے ہزاروں کو ملی ہے روشنی
معرفت کا اک ستارا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

ان کے صدقے میں ملی ہے نسبت غوث الوریٰؒ
ان کے دامن کا کنارا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

آپ کی روشن ضمیری کا زمانہ معترف
قدرت حق کا سراپا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

رحمت سرکار دوعالم رحمت پروردگارﷺ
بے سہاروں کا سہارا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

دامن نسبت سے ہم کو یہ یقین حاصل ہوا
روز محشر اک بھروسا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

اس کے شاہد ہیں حکیم و حضرت عبدالجلیل
غوثیت کا ایک جلوا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

دستگیر ذی کرم کی جانشینی مرحبا
یہ کنارا اور دریا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

اپنے دامن کو پسارے در پہ ثاقب آ گیا
ناز کرتا ہے کہ داتا قدرتؒ اللہ پیر ہیں

☆☆☆

مرے قادری یاد قدرت پیاؒ بس
جو ہیں اپنے دلدار قدرت پیاؒ بس

شہ غوث اعظمؒ کے ہیں وہ پیارے
کرم کے ضیا بار قدرت پیاؒ بس

رسول خدا کی عنایت کے حامل
وہ تنویر انوار قدرت پیاؒ بس

مہربان ہے ان پہ قادر کی قدرت
وہ دانائے اسرار قدرت پیاؒ بس

مری رہنمائی کو دنیا و دیں میں
یہ سلطان ابرار قدرت پیاؒ بس

غوث الوریٰ کے مظہر سرکار قدرتؒ اللہ
ہیں قادری سراسر سرکار قدرتؒ اللہ

زہد و ورع کی کرنیں ان میں تھیں جلوہ فرما
شان ولا کے پیکر سرکار قدرتؒ اللہ

اللہ اور نبی کی مرضی تھی ان کی ثروت
تھے اپنے بندہ پرور سرکار قدرتؒ اللہ

وہ دستگیر ان کے یہ دستگیر ان کے
فیضان کا سمندر سرکار قدرتؒ اللہ

ہم آج شادماں ہیں جلوے نظر میں بھر کر
ہیں آج دل کے اندر سرکار قدرتؒ اللہ

ہم آپ کے کرم سے بے شبہ بن گئے ہیں
تقدیر کے سکندر سرکار قدرتؒ اللہ

یارب رہیں سلامت یہ دستگیر ان کے
سایہ ہیں بن کے سرپر سرکار قدرتؒ اللہ

مدح سرائی میں یوں سرشار وشادماں ہے
ثاقبؔ سا ایک کمتر سرکار قدرتؒ اللہ

☆☆☆

میرے دل میں ہے عقیدت قدرتؒ اللہ پیر کی
مل گئی تنویر نسبت قدرتؒ اللہ پیر کی

غوث اعظم سرور کل اولیاء کے دلربا
قدرداں ہے خود ولایت قدرتؒ اللہ پیر کی

ان کے چشم فیض سے قسمت مری روشن ہوئی
حسن ایماں ہے محبت قدرتؒ اللہ پیر کی

وہ مقدر کا سکندر اور اس سے بھی سوا
جس کو حاصل ہے حمایت قدرتؒ اللہ پیر کی

ہم عصر علماء مشائخ اور عقیدت کے دھنی
جانتے ہیں سب فضیلت قدرتؒ اللہ پیر کی

جانتے ہیں مرشد دافضل حسین عبدالجلیل
کیسی تھی وہ شان قدرت قدرتؒ اللہ پیر کی

ہر تصور اور تخیل سے سوا ہے مرتبہ
اس قدر اونچی ہے عظمت قدرتؒ اللہ پیر کی

مرتبہ عظمت کا ان کی جانتے ہیں بس وہی
مل گئی ہے جن کو صحبت قدرتؒ اللہ پیر کی

اب ہمارے درمیاں ہیں دستگیر کے دستگیر
ان کو حاصل ہے نیابت قدرتؒ اللہ پیر کی

یہ سلامت ہوں سلامت باکرامت حشر تک
لے کے اپنے ساتھ برکت قدرتؒ اللہ پیر کی

اولیاء اللہ کا مدحت سرا ثاقبؔ بنا
ساتھ اس کے ہے کرامت قدرتؒ اللہ

منقبت

برملا ہیں فضل رحماں قدرت اللہ قادریؒ
عترت شاہ رسولاں قدرت اللہ قادریؒ

شاہکار شیر یزداں قدرت اللہ قادریؒ
انبساط شاہ جیلاں قدرت اللہ قادریؒ

شمعۂ بزم ولایت فیض بخش سالکاں
تاجدار اہل عرفاں قدرت اللہ قادریؒ

دور حاضر کے علماء اور مشائخ معرف
شان عظمت ، شان جاناں قدرت اللہ قادریؒ

نازش اہل تصرف ، نازش روشن ضمیر
بے شبہ تھے ناز دوراں قدرت اللہ قادریؒ

سادگی حسن قلندر بن کے ان پر تھی نثار
قادری شمع فروزاں قدرت اللہ قادریؒ

قطبیت اور غوثیت کی شان تھی ان میں عیاں
قادریت میں نمایاں قدرت اللہ قادریؒ

کرتی ہیں اس کا بہاریں سرنگوں ہو کر طواف
گلستان صد بہاراں قدرت اللہ قادریؒ

ان کی محفل کو سجانے والے ہوتے ہیں دھنی
بالیقیں ہوتے ہیں مہماں قدرت اللہ قادریؒ

ان عبدالقادر صاحب قدرت کے قدرتؒ آپ ہیں
کیوں کریں ہم فکر دوراں قدرت اللہ قادریؒ

دستگیر ذی کرم ہیں اب ہمارے درمیاں
ان کی عظمت کا ہیں ساماں قدرت اللہ قادریؒ

فکر کیا آئے ہمارے پاس ثاقب صابری
اپنی ہر مشکل کا درماں قدرت اللہ قادریؒ

☆☆☆☆☆☆

احوال عظمت و رفعت حضرت پیر طریقت سید شاہ قدرت اللہ صاحب قادری علیہ الرحمہ

ماخوذ از کتاب فیضان قدرت مرتبہ جناب محمد رضوان اللہ یزدانی صاحب نقشبندی و قادری

حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد عطاء اللہ نقشبندی قادری قبلہؒ

خلیفہ حضرت سیدہ شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ

(مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ) کے چشم دید واقعات

(۱) میں اور میری والدہ محترمہ حج بیت اللہ کو جانے سے قبل حضرت قبلہؒ سے رجوع ہوئے۔ حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ میں نے اب تک طویل سفر نہیں کیا اور والدہ صاحبہ بھی ساتھ ہیں ان کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ ہونے پائے۔ تب حضرت قبلہؒ فرمائے۔ ''تم جا نہیں رہے ہیں بلکہ بلوائے گئے ہیں بلانے والا اہتمام کر کے بلاتا ہے۔'' راستے میں والدہ صاحبہ کی طبیعت خراب ہوگئی قافلہ کے چند لوگ خدمت کئے پھر جہاز میں طبیعت خراب ہوئی تب ان بے ہوش رہے۔ تیسرے دن حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری قبلہؒ خواب میں تشریف لائے۔ پھر سید شاہ قدرت اللہ

قادری قبلہؒ تشریف لائے اور فرمائے پریشان مت ہو، کچھ غنودگی اور کچھ بیداری مجھ پر طاری تھی۔ اس کے بعد والدہ محترمہ کا مزاج ٹھیک ہوگیا۔ پھر ایسا حج بیت اللہ میں بھی ہوا۔

(۲) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رحیم الدین صاحب شیخ الجامعہ نظامیہ و سابق منتظم کو ایک پھنسی ہوگئی تھی۔ جب آپریشن کے بعد بھی تکلیف کم نہ ہوئی تب قاضی صاحب نے حضرت قبلہؒ سے ہیں، کہہ کر حضرت قبلہؒ حضرت مفتی محمد رحیم الدین صاحبؒ کے گھر تشریف لے آئے۔ حضرت قبلہؒ نے حضرت مفتی صاحب کی مزاج پرسی کر کے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ پانچ منٹ ہی میں تکلیف بالکل دور ہوگئی۔

(۳) قاضی محمد عطاء اللہ صاحب ایک مرتبہ غار حرا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تھکن کا غلبہ تھا کہ یکا یک ملاحظہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ جلوہ افروز ہوئے اور چھوٹی طعام چینی کی رکابی میں کھانا اور دال ملا کر اپنے دست مبارک سے کھلائے۔ یہ واقعہ بیداری میں ہوا۔ مزاج میں ایک مستی کی کیفیت رہی اور حضرت قبلہؒ کے وصال کے بعد ۶ سال تک یہ کیفیت طاری رہی۔

(۴) حضرت ابو الوفا، صاحب قبلہؒ سخت علیل ہوگئے تھے۔ انقا کا مرض لاحق ہوگیا تھا، جسم پھول گیا تھا، بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے آپ کے مریدین و معتقدین سورہ انعام کا سات روزہ ختم کر رہے تھے ختم کے دن

حضرت قبلہؒ کو مدعو کیا گیا اور دعوت کا انتظام بھی تھا۔ قاضی محمد عطاء اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ مسجد چوک میں ذکر میں مشغول تھا کہ حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور فرمائے کہ "تم بھی چلو" اس وقت میرے اور مولانا ابوالوفاء صاحب قبلہؒ کے تعلقات کشیدہ تھے۔ لیکن حضرت قبلہؒ فرمائے کہ "اگر تم نہیں چلے تو میں بھی نہیں جاؤنگا"۔ حضرت قبلہؒ کے فرمانے پر میں حضرت قبلہؒ کے ساتھ مولانا ابوالوفا صاحبؒ کے گھر گیا۔ مولانا ابوالوفا صاحب نے اشارہ سے حضرت قبلہؒ کو پلنگ پر تشریف رکھنے کے لئے کہا تین چار مرتبہ اشارہ کرنے کے بعد عبدالستار خان صاحب عرض کیے کہ آپ پلنگ پر تشریف رکھئے۔ تب حضرت قبلہؒ تشریف فرما ہوئے ۔ مولانا ابوالوفا صاحب قبلہؒ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر حضرت قبلہؒ کے ہاتھ تھام لئے ہم سب لوگ دیکھ رہے تھے۔ حضرت مولانا ابوالوفا صاحبؒ و حضرت قبلہؒ ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ فرمائے کہ" تمہارا انشاء وطن جا کر آنا ہے جا کر آئیں گے حج کو جانا ہے جا کر آئیں گے بچوں کا انتظام کرنا ہے انشاء اللہ ہو جائیگا"۔ مفتی مخدوم بیگ صاحب قبلہؒ کے تین صاحبزادے ۱۔ ابوبکر ہاشمی صاحب (مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ) ۲۔ ابراہیم خلیل ہاشمی صاحب مفتی جامعہ نظامیہ، شیخ الفقہ) ۳۔ عمر فاروق ہاشمی مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ) جن کی ابھی شادیاں بھی نہیں ہوئی تھی اور نہ

کہیں ملازم ہوئے تھے، ان کے انتظامات پیش نظر تھے، حضرت قبلہؒ نے کہا ان تینوں کا انتظام بھی ہو جائیگا۔ لہذا مولانا کو صحت بھی ہوگئی اور حج بھی کیے اور وطن بھی تشریف لے گئے اور بڑے لڑکے کی شادی ہوگئی اور دائرۃ المعارف العثمانیہ میں ملازم ہو گئے ۔ جن کا نام ابوبکر ہاشمی ہے۔ (اور اب صدر مصحح دائرۃ المعارف ہیں، ابرہیم خلیل ہاشمی صاحب شیخ الفقہ اور عمر فاروق ہاشمی دائرۃ المعارف ہیں۔)

(۵) مولانا محمد ریاض الدین صاحب (حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد رحیم الدین صاحب قبلہؒ کے حقیقی چچازاد بھائی جو ورنگل میں رہتے تھے) کو شکر کا مرض لاحق تھا۔ حضرت قبلہؒ کو قاضی محمد عطاء اللہ صاحبؒ ان کے پاس لے گئے حضرت قبلہؒ نے دیکھ کر کہا کہ سب کھاو پیو کچھ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا (یعنی تندرست رہے)۔

(۶) مسجد چوک میں حضرت قبلہؒ سے خطیب مکہ مسجد حاجی منیر الدین صاحب کی ملاقات ہوئی ۔ ملاقات سے قبل حضرت کے تعلق سے یہ گمان رکھتے تھے کہ یہ شراب پیتے ہیں ان کی آنکھیں مخمور رہتی ہیں یہ ولی کیسے ہو سکتے ہیں ۔ یہ خیالات تھے اور میرے ماموں مفتی رحیم الدین صاحب قبلہؒ سے فرمایا کہ ان کو (قاضی محمد عطاء الہ صاحب) ان کی صحبت سے دور رکھئے ۔ ماموں صاحب نے فرمایا کہ میں بچہ کو صبح شام دیکھتا رہتا ہوں یہ لڑکا بزرگوں

اور بڑے لوگوں کی صحبت میں رہتا ہے مجھے توقع ہے کہ برے لوگوں کی صحبت میں نہیں ہے آپ استاد ہیں ہوسکتا ہے آپ بچے سے واقف ہوں۔ بچہ تو ان کے پاس نہیں جاتا بلکہ وہ بچے کے پاس خود تشریف لاتے ہیں بچہ مجبور ہے پھر یہی گفتگورات میں گھر پر ہوئی۔ جس کا علم مفتی صاحب ، مجھے اور میری والدہ کو تھا۔ دوسرے دن حضرت حسب معمول چوک تشریف لائے اور یہ فرما کر جانے لگے کہ ”میں شرابی ہوں میری آنکھیں شرابی ہیں میری صحبت میں تم خراب ہو جاؤ گے“۔ یہ کہتے ہوئے حضرت واپس لوٹنے لگے یہ ناچیز جا کر حضرت کے قدم چومنے لگا اور عرض کیا کہ لوگ کچھ بھی کہیں میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا تھا اور بالفرض اگر مجھے لوگ دیوانہ، مجنوں، شرابی کہیں تو مجھے اس کی کوئی پروانہیں ۔ اتنا عرض کرنے پر حضرت تشریف رکھے ۔ تھوڑی دیر بعد حاجی منیر الدین صاحب بھی تشریف لائے اور سب سے ملاقات کیے جس میں غلام احمد صاحب، زین العابدین صاحب، محبوب خاں صاحب تھے اس کے بعد حضرت سید قدرت اللہ شاہ صاحبؒ فرمائے شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو کے کیا معنی ہیں اور غلام احمد صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ معنی کرو ہم لوگ تعمیل حکم میں معنی کئے لیکن حضرت قبلہؒ فرمائے معنی تو سمجھ میں آ گئے لیکن مطلب کیا ہے سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ مغرب کی اذان ہوئی پھر گفتگو کے دوران عشاء کی اذان ہوئی ہم لوگ عشاء کی نماز کے لئے چلے گئے

جب نماز سے فارغ ہو گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خطیب مکہ مسجد حاجی منیر الدین صاحب کا سر حضرت قبلہؒ کے پیروں پر ہے اور دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دونوں بے چین و بے قرار ہیں پھر خطیب صاحب فرمائے یہ بہت بڑے بزرگ ہیں تم اچھے بزرگ کو پکڑ لئے پھر حضرت قبلہؒ گھر تشریف لا کر فرمائے کہ ”خطیب صاحب کی خواہش ہے کہ حضرت غوث اعظم دستگیرؒ کو علانیہ دیکھنا دوسرا بچی کی شادی ۔ تیسرا حج کو جانا“ حضرت فرمائے ”یہ تینوں خواہشیں پوری ہونگی، کچھ ہی عرصہ بعد تینوں خواہشیں پوری ہو گئیں۔

(۷) ۹۰-۱۲-۱ بروز ہفتہ اس واقعہ کا اظہار قاضی محمد عطاء اللہ صاحب قبلہ نے حضرت سید دستگیر علی شاہ صاحب قبلہ سے کیا کہ ایک مرتبہ مولوی ارشاد حسین صاحب قبلہ جو کہ سید حسین شاہ ولیؒ کے سلسلے سے تھے تارناکہ کے پاس کرنل فیض جنگ کے مکان میں کرائے سے رہتے تھے ارشاد حسین صاحب کرنل فیض جنگ کی اہلیہ کے استاد تھے ۔ ان کے جسم پر پسینہ بہت آتا تھا بغیر پنکھے کے نہیں رہ سکتے تھے ۔ حضرت قبلہؒ سے ملک پیٹ میں ملاقات ہوئی ۔ لائٹ بند ہوگئی حضرت قبلہؒ نے پنکھا کرنے سے روک دیا تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہوا چلنے لگی حضرت قبلہؒ پانچ بجے تک بیٹھے رہے ارشاد حسین صاحب کو پسینہ آنا بند ہو گیا یہ حضرت قبلہؒ کا فیض تھا۔

(۸) ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ نماز فجر میں چوک کی مسجد تشریف لائے

مولانا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب نقشبندی قادریؒ ذکر میں مشغول تھے۔ حضرت قبلہؒ ایسا توجہ ڈالے کہ ذکر چھوڑ کر حضرت قبلہؒ پر نظر پڑگئی تو فوری حضرت قبلہؒ سے آ کر ملے۔ حضرت فرمائے کہ ''ذکر کے معنی اللہ کو یاد کرنا ایسا یاد کرنا کہ اس میں محو ہو جانا وہی باقی رہنا پھر تم یاد کرو میاں نہ کرو۔''

☆ بحوالہ مولانا پروفیسر عبدالرحمٰن خان صاحب نقشبندی قادری

علمائے سلف نے اولیاء اللہ کی ان کے فرائض و منصبی کے اعتبار سے دو زمروں میں گروہ بندی کی ہے۔ پہلے زمرہ کے حضرات کے فرائض میں مسلمانوں کی رشد و ہدایت، ان کے قلب و دل کی اصلاح اور وہ تعلیم ہے جس سے ایک امت محمدی ﷺ اللہ پاک کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ پانا اور اس تعلیم کے اثر سے باعمل ہو کر خدائے قدوس کے لئے قابل بندہ ہو جانا ہے۔ ایسے حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں اور ان سے وہ جو اپنے عصر میں اکمل و افضل حیثیت کا مالک ہوتا ہے اس کا فیض بہت اعلیٰ اور کامل ہوتا ہے، اس کو قطب الارشاد کہا جاتا ہے۔ ان حضرات کا طریقہ تعلیم، رشد و ہدایت وغیرہ ایسا ہی ہوتا جیسا کہ انبیاء کرام کا رہا ہے۔

دوسرے زمرہ کے اولیاء کرام کے ذمہ مسلمانوں کی اصلاح معاش، دینوی امور کا انتظام، دفع بلیات و مصائب ہوتا ہے، اہل تکوین کہلاتے ہیں۔ یہ حضرات اللہ کریم کی اجازت اور اپنی باطنی جرأت سے ان امور کی درستی

کرتے ہیں۔ ان ہی حضرات کو عوام اہل خدمت سے موسوم کرتے ہیں اس دوسری قسم کے زمرے کے حضرات میں سے وہ اعلیٰ درجہ پر ہوتا ہے، قومی امت کا مالک اور دوسروں پر حاکم ہوتا ہے۔ قطب الکونین کہلاتا ہے۔ ان کی حالت ملائکہ کی حالت سے مماثل ہوتی ہے انہیں مدبرات کہا جاتا ہے۔ ان سے عجب عجب تصرفات ہوتے ہیں۔

حضرت پیر و مرشد قبلہؒ اس زمرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں چند حقیقی واقعات درج ذیل کیے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت قبلہؒ بالکلیہ فنا فی اللہ ہو چکے تھے اس لئے ان کی نہ کوئی مستقل قیام گاہ تھی اور نہ وہ اہل و عیال رکھتے ہیں۔ جب کبھی حکم خداوندی کہیں جانے کا ہو جاتا تشریف لے جاتے اور جو کچھ پیش کیا جاتا، بہ خوشی اور بلا اظہار پسندیدگی و ناپسندیدگی متبادل کے لیتے تھے۔ اسی ضمن میں آپ ایک صاحب (پروفیسر عبدالرحمٰن خاں) کے یہاں اکثر تشریف لے جاتے اور بعض مواقع پر رات میں قیام فرماتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ان کے دو فرزندان دونوں میٹرک کا امتحان دینے والے تھے۔ آغاز سے صرف ایک دن پہلے اس بچہ کو شدید قسم کا نزلہ، دردسر اور بخار ہو گیا۔ اس بچہ کی خوش قسمتی سے حضرت قبلہؒ ان صاحب کے یہاں قیام فرما تھے۔ مغرب کے وقت انہوں نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ ان کے بچے (محمد عطاالرحمٰن خاں) کو کل صبح

میٹرک کا امتحان دینے جاتا ہے۔ مگر اب تو وہ سخت بخار، دردِ سر اور نزلہ میں مبتلا ہو گیا۔ وہ اب اس قابل نہیں ہے کہ کل صبح امتحان کے مرکز کو جا کر اچھی طرح امتحانی پرچہ حل کر سکے۔ حضرت قبلہؒ ان کی پریشانی اور موقع کی نزاکت کے پیش نظر فرمائے کہ بچہ کو یہاں لاؤ۔ بچہ حسب حکم مکان کے اندرونی حصہ سے لا کر حضرت قبلہؒ کے روبرو بٹھا دیا گیا حضرت قبلہؒ اس بچہ کو ٹکٹکی باندھے کچھ دیر تک ملاحظہ فرمائے زبان سے ایک لفظ نہیں فرمایا اور حکم دیا کہ انہیں ان کے بستر کو بھیج دو۔ قدرت ملاحظہ کیجئے حضرت قبلہؒ کی توجہ خاص کا یہ اثر ہوا کہ جب بچہ صبح اٹھا تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا اور بالکل اچھی صحت کی حالت میں وقت مقررہ پر وہ مرکز امتحان کو گیا۔ امتحانات بغیر کسی رکاوٹ کے پابندی کے ساتھ دیتا رہا اور جب نتیجہ برآمد ہوا تو وہ شاید درجہ دوم میں کامیاب ہوا تھا۔ اسی طالب علم نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور حضرت کی توجہ خاص اور اللہ پاک کی مہربانی سے ایم بی بی ایس پاس کر کے خدمت خلق کا پیشہ یعنی ڈاکٹری اختیار کر لیا ہے۔

(۲) ان کا ایک اور لڑکا جو ڈاکٹر مذکور سے بڑی عمر کا ہے۔ زراعت کی ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کر لینے کے بعد بے روزگاری کا شکار تھا۔ آندھرا پردیش پبلک سرویس کمیشن سے بعض جائیدادوں کے لئے اخبارات میں اعلان جاری ہوا اس کی جانب سے بھی درخواست دی گئی۔ ضروری کاغذات

داخل کئے گئے۔ اسی دوران حضرت قبلہؒ ان صاحب کے یہاں تشریف لائے۔ عرض کیا گیا کہ پبلک سرویس کمیشن میں درخواست دی گئی ہے اور فلاں تاریخ کو انٹرویو ہوگا۔ آپ نے فرمایا ملازمت کے شرائط میں جو عمر ہونی چاہئے وہ قریب الختم ہے۔ بس اتنا ہی کہا۔ تاریخ مقررہ پر انٹرویو ہوا، صدر کمیشن نے کہا کہ تم بی ایس سی سائینس ہو، بی ایس سی زراعت ہو اور اب ایم ایس سی کر چکے ہو پھر وہ اپنے متعلقہ آفیسر سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ وہ عمر کی شرط کی تکمیل کرتے ہیں، اس نے جواب دیا کہ ہاں، اسی حدود میں۔ اللہ پاک کی مہربانی سرکار دو عالم ﷺ کے طفیل حضرت قبلہؒ کی کوشش مخفی سے اس کا انتخاب ہو گیا اور وہ میدک کے قریب ایک قریہ پر متعین کر دیا گیا۔ آج کل یہ شخص اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت ہے۔

ان ہی صاحب کا بیان ہے کہ حضرت قبلہؒ اپنے فرائض میں ہمہ تن، دن رات، عبادت ملوضہ کے ساتھ مصروف رہتے تھے۔ راتوں میں ہمارے دیکھتے ہم سوتے مگر کچھ اتفاق سے ہماری آنکھ کھل جائے تو حضرت قبلہؒ کو محو عبادت دیکھا گئے۔

(۳) ایک مرتبہ پروفیسر عبدالرحمٰن خاں صاحب کے گھر کوئی تقریب تھی اور وہ بھی دیئے تھے اتفاق سے بارش ہوئی۔ اس تقریب میں حضرت قبلہؒ کے ساتھ قاضی محمد عطاء اللہ صاحبؒ بھی موجود تھے۔ عبدالرحمٰن خان صاحب

حضرت قبلہؒ سے عرض کئے کہ اب آپ کے تصرف کی ضرورت ہے چنانچہ جتنے حضرات وہاں پر موجود تھے سب نے دیکھا پانی اطراف سے بہہ گیا اور ڈیرہ میں نہیں آیا۔

(۴) الحاج پروفیسر محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب کے پاس شام کے وقت دعوت میں حضرت قبلہؒ تشریف لے جا رہے تھے۔ ساتھ میں معتقدین بھی ساتھ چل رہے تھے مغرب کا وقت تھا، اتنے میں کیا دیکھ رہے ہیں کہ ایک سانپ تیزی سے حضرت قبلہؒ پر چڑھ رہا ہے اور اتر رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سانپ حضرت قبلہؒ کے صدقے ہو رہا ہے۔ اتنے میں حضرت قبلہؒ اس سانپ سے کچھ کہے سانپ فوری چلا گیا۔ جب حضرت قبلہؒ پلٹ کر اپنے معتقدین کو دیکھے تو کافی فاصلہ نظر آیا۔ پھر حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ''فقیر اور عالم میں اتنا ہی فاصلہ ہوتا ہے''۔

(۵) حضرت پیر و مرشد شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ الحاج پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب کے گھر دعوت میں تشریف لے گئے۔ دعوت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے دن صبح میں کہا کہ'' کیوں تم کو دفتر جانا نہیں ہے؟'' تو انہوں نے کہا حضرت قبلہؒ مجھ کو وظیفہ ہو گیا ہے۔ حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ ''نہیں تم کو تین سال کی توسیع ہوگی''۔ چنانچہ حضرت قبلہؒ کے ارشاد کے مطابق انہیں تین سال کی توسیع ہوگئی۔

بحوالہ ڈاکٹر محمد محمود صدیقی صاحب خلیفہ حضرت پیر سید شاہ دستگیر علی قادری

(۱) ڈاکٹر محمد محمود صدیقی صاحب کے بہنوائی محمد زین العابدین صاحب مرحوم شرنی ایک بڑے گنڈ (پتھر) کے پاس سے کچھ نکال رہے تھے کہ وہ پتھر ان کے اوپر آنے لگا وہ یہ سمجھے کہ اب وہ ختم ہو جائیں گے لیکن جب پتھر ان کے قریب آیا تو یہ محسوس کیے کہ کوئی طاقت اس کو روک رہی ہے تھوڑی دیر بعد وہ حضرت قبلہؒ کے پاس پہنچے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا'' مر جاتے تھے نا، اگر ہم اس کو نہیں روکتے''۔

(۲) دبیر پورہ کے ایک مکان میں'' بھانامتی'' کے اثرات تھے۔ صاحب خانہ عاملوں وغیرہ کے علاج سے عاجز آ کر قبلہؒ سے رجوع ہوئے اس کے سدباب کے لئے مکان پر چلنے کی درخواست کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد محمود صدیقی بھی موجود تھے۔ حضرت قبلہؒ کی آمد اور ان کی دعاوں کے طفیل بھانامتی کا اثر مکمل طور پر زائل ہو گیا اور مکان میں مقیم حضرات کو کئی ماہ جاری پریشانیوں سے نجات مل گئی۔

(۳) ڈاکٹر محمد محمود صدیقی قادری قدرتی نے بیان کیا کہ ان کی اہلیہ پانچویں زچگی کے بعد سے مسلسل علالت کا سلسلہ چل رہا تھا طبی ادویہ بھم

پہنچائیں گئیں جوں جوں دوا کی جارہی تھی مرض بڑھتا ہی جارہا تھا اور کمزوری بھی بڑھ رہی تھی۔ محترم جناب سید خواجہ حسن صاحب (کمپوڈر عثمانیہ) نے حضرت سے تعارف کروایا اور مکان جانے کی سفارش کی جس کو حضرت نے قبول کرتے ہوئے مکان تشریف لائے صدیقی صاحب نے حضرت قبلہؒ سے کہا کہ بیوی بچوں کا ایک کے بعد ایک علالت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے کہہ کر میں نے حضرت کے سامنے گھر میں رکھی تمام ادویات کو منگوا کر پھکوا دیا اور کہا کہ ''سرکار کی آمد کے بعد اب کسی دوا وغیرہ کی ضرورت باقی نہیں رہی''۔ کچھ دنوں بعد وہ سب حضرت قبلہ کی دعاؤں سے روبہ صحت ہوگئے اور مع بچوں کے مریدی میں داخل ہوگئے۔ اس واقعہ کو گذرے ۳۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن حضرت قبلہؒ کا فیضان آج بھی جاری ہے چنانچہ ڈسمبر ۹۰ء میں ڈاکٹر محمد اعظم نے جو میرا علاج کر رہے تھے کہا تھا کہ تادم حیات ایک کپسول کھاتے رہنا اور ۱۵۔۲۰ دن میں معائنہ کرواتا۔ لیکن ۱۵ ڈسمبر ۹۰ء کے بعد سے آج تک نہ وہ کپسول کھایا اور نہ کوئی دوا استعمال کیا الحمدللہ صحت اچھی ہے۔

جناب محمد افضل حسین قادری صاحب عرف بابو میاں مالک افضل کلاتھ اسٹور (مدینہ بلڈنگ)

(۱) آپ حضرت قبلہؒ کو تقریباً ۱۹۵۰ء سے یعنی اپنے بچپن سے دیکھتے آرہے ہیں لیکن اس وقت آپ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ حضرت پیر سید شاہ

قدرت اللہ قادری قبلہؒ صوفیانہ بزرگ شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کو کئی سال سے مرید ہونے کی خواہش تھی اور آپ حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب قبلہؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے تھے لیکن چند دنوں کے بعد حضرت عبداللہ شاہ صاحب قبلہؒ کا وصال ہوگیا اور آپ کو مرید ہونے کی خواہش اور بڑھ گئی۔ ایک مرتبہ وہ درگاہ یوسفینؒ حاضری دینے کے لئے گئے اور اندر داخل ہوئے وہاں پر مظہر الدین صاحب لنگم پلی اپنے مریدین کے ساتھ فاتحہ خوانی کے لئے اندر تشریف لائے جوں ہی وہ لوگ اندر داخل ہوئے میں اکیلے میں باہر آگیا اور میرے دل میں یہ خیال آیا کہ حشر میں میرا کیا حال ہوگا اگر میرا کوئی مرشد نہ ہو۔ میں اسی مایوسی کے عالم میں گھر واپس ہو رہا تھا کہ خلوت میں میرے ایک دوست کے مکان میں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ تشریف فرما تھے۔ جوں ہی میں حضرت قبلہؒ سے ملا حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کیا میاں مرید ہونا ہے۔ اس پر میں بے ساختہ چونک گیا۔ کیوں کہ ابھی ابھی میں اسی طرح کے خیال سے متفکر تھا حضرت قبلہؒ کے الفاظ نے میرے دل کو شادمان کر دیا اور اسی وقت میں نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

(۲) ایک اور واقعہ کا اظہار کرتے ہیں کہ ۱۹۷۱ء ہائی کورٹ میں آپ کا ایک مقدمہ زیر دوراں تھا اور آپ کو مقدمہ میں کامیابی کی امید موہوم نظر

آرہی تھی اور اپیل کی بھی کوئی گنجائش نہیں تھی آپ کے ایک دوست غفار صاحب کی شادی میں حضرت قبلہؒ تشریف لائے اور وہاں آپ سے استفسار کیا کہ" کیا بات ہے بابو میاں! پریشان نظر آرہے ہیں" آپ نے کہاں ہاں حضرت قبلہؒ نے کہا تمہارے پیچھے ساہوکار پڑھے ہوئے ہیں۔ تب بابو میاں نے حضرت سے عرض کیا ساہوکار میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں تو کیا ہوا آپ تو میرے ساتھ ہیں سرکار میرے ساتھ ہیں۔ حضرت قبلہؒ ایک دم کیفیت کے عالم میں کہے کیا بات ہے میاں اللہ رسول ساتھ ہیں فکر کی کوئی بات نہیں۔ دوسرے ہی دن پونے بارہ بجے میری پیشی کا نمبر آیا اور اس اجلاس پر تقریباً ۲۲ کیسس کی شنوائی تھی اور پہلا نمبر میرا آیا اور جج نے میرے حق میں فیصلہ سنادیا اور یہ کہا اب تم کو کسی قسم کا مسئلہ درپیش نہیں آئے گا۔ اگر مسئلہ آئے تو تم آدھی رات کو میرے پاس چلے آنا۔ حضرت کی دعاؤں کا طفیل ہے کہ اس دن کے بعد آج تک الحمدللہ کسی قسم کا مسئلہ پیش نہیں آیا۔

آپ کی والدہ بھائیاں وبہنیں وغیرہ سب حضرت کے حلقہ ارادت میں داخل ہیں۔ مختصراً آپ کا یہ کہنا ہے کہ حضرت قبلہؒ کے کشف وکرامات اتنی تعداد میں ہیں کہ بیان کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔۔

چند دیگر متعقدین ومریدین حضرات کی تحریر کردہ، بیان کردہ واقعات

ایک مرتبہ قادر الزماں صاحب کے دوست کے بھائی سخت علیل ہوگئے اور ان کی حالت نازک تھی دعا کی غرض سے حضرت قبلہؒ کی تلاش میں مولوی مرشد پاشاہ صاحب کے ہمراہ نکلے اور تقریباً ۲/۱۔۲ بجے شب پتہ چلا کہ حضرت قبلہؒ اس وقت دبیر پورہ ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع قبرستان میں گناہ گاروں کے لئے دعائے مغفرت فرمارہے ہیں۔ وہ سب وہاں تقریباً ۳ بجے شب پہنچے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد مکان چلنے کی درخواست کی گئی جس کو حضرت قبلہ نے قبول فرمالیا اور حضرت قبلہؒ کی نظر کرم کے باعث انہیں کامل صحت حاصل ہوئی۔

حافظ محمد عزیز صاحب نقشبندی قادری کے مکان پر دعوت میں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ مدعو تھے اور جید حافظ مولانا عبداللہ بن سند موجود تھے۔ عبداللہ بن سند صاحب نے حضرت قبلہؒ کو سنایا کہ هل جزاء الا الاحسان حضرت قبلہؒ نے کہا کہ اس کا ترجمہ کرو حافظ عبداللہ بن سند صاحب نے ترجمہ یوں کیا کہ" احسان کا بدلہ احسان ہے یعنی کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو"۔ حضرت قبلہؒ نے کہا

کہ" میاں اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ وہ خود کو چھپا کر بندہ کو ظاہر کیا اور اب تمہارا کام یہ ہے کہ خود چھپ کر اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرو۔ تب احسان کا بدلہ احسان ہوگا یہ وہی احسان کا ذکر ہے۔"

ایک شیرینی فروش کی دوکان (مشیرآباد) میں پر اشرار آ کر ستایا کرتے تھے یہ شرینی فروش حضرت قبلہؒ سے مل کر ایک کرتہ بڑی عاجزی سے مانگ کر حاصل کرلیا۔ اور اس کرتہ مبارک کو بڑے اہتمام سے دوکان کے ایک حصہ میں رکھ دیا۔ اسی تاریخ سے اشرار دوکان پر آ کر ستانا چھوڑ دیئے۔ بزرگوں کے جسم سے مس ہوئے کپڑے میں یہ تاثیر تو نبی ﷺ کے جسم سے مس ہونے والی ہر شئے میں کیا تاثیر ہوگی۔

سید اکرم علی قادری منکھال میسرم میں حضرت قبلہؒ کی خدمت میں مصروف تھے۔ ان کے والد نے دیکھ کر ان سے کہا کہ کیسے آدمی کی خدمت کر رہا ہے۔ اسی رات کو حضور سیدنا غوث اعظم دستگیرؒ ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرما رہے ہیں کہ "یہ ہمارا بچہ ہے" (یعنی حضرت قبلہؒ)۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد اس مقام پر آئے جہاں حضرت قبلہؒ اور ان کے فرزند تھے۔ اور آپ نے فرزند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا حضرت قبلہؒ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ" ان کی خدمت کیا کرو" اور یہ موصوف بھی خود حضرت قبلہؒ کے پاس باضابطہ آنے لگے۔ اس واقعہ کا اظہار خود ادریس

میاں صاحب قادری نے ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ بروز جمعہ حضرت سید شاہ دستگیر علی قادری مدظلہ العالی جانشین حضرت ممدوح سے کیا۔ اس موقع پر محمد یوسف صاحب قادری اور ماسٹر احمد خاں صاحب بھی موجود تھے۔

مولانا ابراہیم خلیل صاحب الھاشمی (شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ) کو زمانہ طالب علمی میں سر میں شدید درد رہا کرتا تھا۔ حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب قبلہؒ نے حضرت پیر سید قدرت اللہ شاہ صاحب قبلہؒ سے فرمایا کہ" حضرت! اس بچہ کے سر میں شدید درد رہتا ہے۔ کم نہیں ہوتا۔" حضرت قبلہؒ نے فرمایا" میاں عالم کے سر میں درد کیسا" اس کے بعد آپؒ نے پانی پر پڑھ کر بچہ کو پلانے کے لئے دیے۔ پانی پلانے کے بعد سر درد آہستہ آہستہ ختم ہوگیا۔

۲۲ رجب المرجب ۱۳۸۰ھ کو عرس شریف معشوق ربانیؒ کے موقعہ پر بس میں ورنگل جا رہے تھے۔ اس میں حضرت مولانا سید حبیب اللہ قادری المعروف رشید پاشاہ قادری قبلہؒ و محمد جمال شاہ قادری صاحب بھی شامل تھے۔ حضرت رشید پاشاہ صاحب قبلہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ حضرت قبلہ ان کے گھر رونق افرز تھے اور گھر کے تمام افراد دعوت میں جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ مولانا بدرالدین صاحب قادری (جو کہ رشید پاشہ کے فرزند ہیں) نہیں جا رہے ہیں؟" حضرت قبلہؒ کے استفسار پر بتلایا کہ ان کے سر میں شدید درد ہے علاج کروایا گیا لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا

کہ ''ادھر آؤ'' تب بدرالدین صاحب حضرت قبلہ ؒ کے قریب آئے ۔ آپ نے انہیں لپٹالیا اور فرمایا کہ '' جناب پیر غوث الاعظم ؒ مالک ہیں ۔ فوراً سر کا درد کافور ہو گیا ۔ یہ بھی اللہ والوں کے تصرف کی ایک جھلک ہے ۔

جب مولوی سید عبدالقدیر صاحب مرحوم کے فرزند سید از علی قادری پیدا ہوئے تو ڈاکٹروں نے کہا سر بہت نرم ہے سر میں پانی ہے ٹالنا پڑے گا اور جینے کی کوئی امید نہیں ہے ۔ سید عبدالقدیر صاحب اور ان کے اہلیہ بچے کو حضرت قبلہ ؒ کے گود میں ڈال دیئے حضرت قبلہ ؒ نے کہا '' کیا ڈاکٹروں نے ایسا کہا ؟ ویسی کوئی بات نہیں ہے سر پر ہاتھ پھرانا شروع کیا تب سے سر میں سختی ہونے لگی اور لڑکا ٹھیک ہو گیا اب وہ لڑکا جدہ میں ملازم ہے ۔

حکیم محمد حسین صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ کے صاحبزادے جو مقیم پاکستان ہیں وہ یہاں حیدرآباد تشریف لائے اور اپنے والد کے مکان میں ایک تقریب تھی اور حضرت قبلہ ؒ سے ملاقات کو مدعو کئے تھے خاصہ پر حضرت قبلہ ؒ سے ملاقات ہوئی حکیم محمد حسین صاحب کے صاحبزادے نے کہا کہ کیا کہوں حضرت قبلہ ؒ سارا پاکستان چھان مارا کہیں کامل نہیں ملا ۔ اسی وقت حضرت قبلہ برجستہ فرمائے میاں تم کو کوئی کامل نہیں ملا اور ہم کو کوئی ناقص نہیں ملا ۔

مولوی احمد عبدالعلیم صاحب سب انسپکٹر آبکاری کا لڑکا عبدالسلیم عمر

۲۲ سال ایک عرصہ سے خاندان کے لئے معمہ بنے ہوئے تھے کیفیت یہ بیان کی گئی تھی کہ اس پر جن وارد ہے ۔ جس کے باعث مہینوں بے ہوش رہتا ہے اور اہل خانہ اس عارضہ کی وجہ اور علاج معالجہ کے بعد بہت عاجز آچکے ہیں ۔ حضرت قبلہ ؒ جب غریب خانہ پر تشریف فرما تھے ۔ اس وقت اس لڑکے کو طلب فرمایا اور اپنے حلقہ ارادت میں شریک کر لیا اس کے بعد ایک قلیل عرصہ میں جملہ کیفیات ختم ہو کر سکون حاصل ہوا ۔ اس عارضہ کی بناء پر بہ صرفہ کثیر علاج معالجہ کروائے گئے کچھ حاصل نہ ہوا ۔ حضرت قبلہ ؒ کی نظر کرم نے اس لڑکے کو نئی زندگی بخش دی ۔ اور اہل خانہ معاشی الجھنوں سے محفوظ ہو گئے ۔ بمصداق نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں ۔

حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہ کے ارشادات :

حضرت قبلہ ؒ شریعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ شریعت کے ہی بدولت ہمارے دین کا نظام اور نظم وضبط قائم رکھا گیا ہے ، اگر شریعت کی عظمت اور بلندی میں فرق پیدا کیا گیا تو سارا نظام دین درہم برہم ہو کر رہ جائیگا ۔ فرمایا کہ یہ '' عجیب سی بات ہے کہ لوگ اہل حق کو اہل شرع جاننے میں تامل کرتے ہیں حالانکہ حقیقت ہی شریعت کا مغز اور اصل کا نام ہے حقیقت کے ضابطہ اور قانون کا نام شریعت رکھا گیا ہے ۔ مسلمانوں کے لئے اللہ نے شریعت کو آسان تر کر دیا ہے ۔ ہر زمانہ اور ہر دور میں اہل حق نے قانون حق (یعنی

شریعت) کی حمایت اور پاسبانی فرمائی ہے۔ جمعہ کے روز غسل کرنا، لباس پاکیزہ پہن کر عطر و سرمہ لگانا اور مکہ مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنا میرا ایک قدیم عمل ہے۔ ایک عالم اور اہل حق سے بڑھ کر کون نگہبان شریعت ہو سکتا ہے۔ نہایت باریک بینی سے سلسلہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے" اور فرمایا کہ "نبی کریم ﷺ کے افعال واطوار پاک کو طریقت کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے انوار پاک کو معرفت کہتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے احوال پاک کو حقیقت کہتے ہیں۔ شریعت کا مقام ناسوت ہے طریقت کا مقام ملکوت ہے۔ معرفت کا مقام جبروت ہے اور حقیقت کا مقام لاہوت ہے"۔ مولوی قاری شیخ ابراہیم صاحب کے مکان میں حضرت پیر سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ سے چند اہم سوالات کئے گئے تھے جن کے جوابات حضرت قبلہؒ نے عطاء فرمائے تھے عوام الناس سے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) علم الیقین کیا چیز ہے؟

جواب: "اللہ کو جاننا علم الیقین ہے۔"

(۲) عین الیقین کیا چیز ہے؟

جواب: "اللہ کو جان کر دیکھنا عین الیقین ہے۔"

(۳) حق الیقین کیا چیز ہے؟

جواب: "حق الیقین یہ ہے کہ تم کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ

حق ہے تو یہ حق الیقین ہے۔"

بارکس کے مکان میں ڈاکٹر محمود صدیقی صاحب رہتے تھے ان کے مکان میں حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا (شیخ ابراہیم صاحب قادری اور شیخ احمد صاحب دونوں موجود تھے) کہ "میاں آپ بہت دور سے آئے ہو" تھوڑا توقف کے بعد ارشاد فرمائے کہ "ایسا ہے یہ اللہ کا علم اگر چین میں ملتا ہے تو جا کر حاصل کرو۔"

حضرت قبلہؒ نے استفسار کیا کہ "اللہ کے ساتھ کون ہے؟" میں کچھ دیر خاموش رہا ڈرتے ہوئے کہا "اللہ کے ساتھ رسول ﷺ ہیں" تو حضرت قبلہؒ فرمائے "اللہ کے ساتھ اللہ ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔"

مولانا عبدالستار خاں صاحب گھر تشریف لائے تھے غازی بنڈہ کے مکان میں تو انھوں نے کہا کہ حضرت عبدالقدیر صدیقی صاحب قبلہؒ کے خلیفہ نے حضرت قبلہؒ سے پوچھا کہ "مجنوں بولے تو شرک کفر ہے لیلی بولے تو الحاد ہے" تو حضرت قبلہ ارشاد فرمائے کہ "تو دیکھنا تو کفر بولنا نا الحاد۔"

ڈاکٹر ولی الدین صاحب نے کہا کہ حضرت لوگ کچھ پڑھنے سے مردہ کا کشف ہوتا ہے تو حضرت قبلہؒ نے ارشاد فرمایا کہ "میاں ہم زندوں میں حل ہوئے ہیں۔ زندوں کی بات کرو۔"

قاری شیخ ابراہیم صاحب قادری سید خواجہ حسن صاحب کے مکان میں

آئے تھے وہاں پر حضرت قبلہؒ موجود تھے حضرت قبلہؒ فرمائے کہ "آج کل مجذوبوں سے بھی مل رہے ہیں" چنانچہ قاری شیخ ابراہیم صاحب سے مجذوب برہان الدین شاہ صاحب ایرہ گڈہ میں ملے تھے جس کا اظہار قاری شیخ ابراہیم صاحب نے نہیں کیا تھا لیکن حضرت قبلہؒ نے اس کا اظہار کیا اور فرمایا کہ "وہ ایک ہے ایک ہی بناتے ہیں اور یہاں ہزاروں بن کے نکلتے ہیں۔"

حضرت قبلہؒ کی ایک مرید لائق بیگم صاحبہ کی زچگی کے وقت ڈاکٹرس نے کہا کہ ان خاتون کی زندگی کی امید بہت کم ہے۔ اسی اثناء میں حضرت قبلہؒ دواخانہ تشریف لائے تب ہی آپ کی بہن صاحبہ نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ لائق بیگم کے متعلق ڈاکٹرس کی یہ رائے ہے کہ زندگی کی امید بہت کم ہے ۔حضرت قبلہؒ نے فرمایا "پیر باپ کا درجہ رکھتا ہے" یہ کہکر آپریشن تھیٹر میں داخل ہو گئے تب اچانک عطیہ بیگم کو خیال آیا کہ حضرت قبلہؒ دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں ۔اس خیال کے آتے ہی وہ فوراً آپریشن تھیٹر کی طرف گئیں کیا دیکھتی ہیں کہ زچگی نارمل ہو چکی ہے۔ زچہ و بچہ دونوں بخیر و عافیت ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بعد وصال بھی اللہ والے ہماری امداد کو تشریف لاتے ہیں۔

مرزا احسن بیگ صاحب کی نظام آباد میں ملازمت تھی ۔ اور ان کا مکان حیدرآباد میں تھا۔ حضرت قبلہؒ ان کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی اہلیہ محترمہ لائق بیگم نے حضرت قبلہؒ سے عرض کیا کہ ان کے شوہر کی نوکری نظام آباد میں ہے جو کہ بہت دور ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ "ان کو نظام آباد

سے حیدرآباد بلوالوں" ساتھ ہی عرصہ بعد ان کا (مرزا احسن بیگ صاحب) کا تبادلہ حیدرآباد میں ہو گیا۔

محمد فیض اللہ قادری صاحب کے فرزند سعد اللہ نقشبندی کا انتقال ہو گیا تو وہ بہت غمگین ہوئے اور درگاہ حضرت قبلہؒ پر حاضر ہو کر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ حضرت قبلہؒ اپنی مزار مبارک سے برآمد ہو کر فرمائے کہ "ایک چنگاری سے اتنا! یہاں پر دیکھو کہ آگ لگی ہوئی ہے۔ ہم کیسا جل رہے ہیں" موصوف مشاہدہ کرتے ہیں کہ حضرت قبلہؒ کی شیروانی میں آگ لگی ہوئی نظر آ رہی ہے ۔واضح باد کہ یہ واقعہ حالت بیداری میں پیش آیا۔ مذکورہ تینوں واقعات محمد احمد محی الدین قادری عرف ضیا میاں نے ۲۸ جنوری بروز اتوار بیان کیا۔

اس واقعہ کا اظہار محمد علی قادری عرف چھوٹے میاں صاحب نے ۱۹-۴-۱۹۹۰ کو بیان کیا۔ حضرت قبلہؒ ایک مرتبہ ان کی ساس کے گھر تشریف لے آئے۔ جہاں ایک پانی سے بھرا ہوا گنگال اپنی مستقل جگہ سے ہٹا ہوا اٹل کے نیچے رکھا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے اس گنگال کو دیکھ کر فرمایا کہ "گنگال یہاں پر ؟" حضرت قبلہؒ کی زبان مبارک سے ان الفاظ کے ادا ہوتے ہی وہ گنگال خود بخود سرکتے ہوئے اپنے مستقل مقام پر آ گیا۔ گھر کے افراد اس کرامت کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے۔

آپ حضرت قبلہ۔ کے کامل بزرگ ہونے کا ثبوت:

آمنہ بیگم صاحبہ حج بیت اللہ کے لئے گئیں انھوں نے مدینہ طیبہ میں

سرکار دو عالم ﷺ سے معروضہ پیش کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک کامل بزرگ سے ملایئے اسی دن سرکار دو عالم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور وہ خاتون سے فرمایا کہ "حیدرآباد میں ایک قدرت اللہ نامی شخص ہے ملو جن کی آنکھیں بڑی ہیں اور ان کے آنسو ہمیں بہت پسند ہیں۔

چنانچہ حضرت قبلہؒ کے چہرہ پر حضور پرنور ﷺ کے نور اقدس کے بارے میں ارشاد فرماتے وقت لالی پیدا ہو جاتی تھی اور پیشانی میں ایک خط نمودار ہوتا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے تھے۔ چنانچہ یہ آنسو حضور پرنور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو پسند تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے فرمانے پر وہ خاتون تلاش کے بعد حضرت پیر شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ سے ملیں اور اس واقعہ کا اظہار کیا۔

ایک مرتبہ حضرت قبلہؒ نبی خانہ خیر المبین میں تشریف فرما تھے اس موقع پر دوزخ سے متعلق بحث چل رہی تھی اس موقع پر متولی نبی خانہ مولوی احمد صدیقی صاحب نقشبندی اور دوسرے اصحاب بھی موجود تھے حضرت قبلہؒ نے جلال کے عالم میں فرمایا کہ دوزخ دوزخ بہت کہہ رہے ہیں اس میں جانا ہے کیا؟ اور آپ نے آگ منگوائی اور آگ کے ڈلے کو دست مبارک میں پکڑ لیا اور فرمایا کہ یہ آگ ہمیں کیا جلائے گی آگ سرد ہوگئی۔۔

☆☆☆

تقریب خلافت و جانشینی:

حضرت سیدنا غوث آعظم دستگیرؒ کی اس ارشاد کی زندہ نظیر پیر سید شاہ قدرت اللہ قادریؒ تھے جو بلاشبہ دور حاضر کی عظیم صوفی و بزرگ ہستی تھے۔ آپ کے بے شمار کشف و کرامات لا تعداد انسانوں کی زبانوں پر ہیں۔ حضرت قبلہؒ نے اپنے حقیقی بھانجہ و چچازاد بھتیجہ حضرت سید دستگیر علی شاہ قادری خلف حضرت سید امیر علی شاہ قادری کو ۲۶ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ روز پنجشنبہ بعد نماز مغرب خلافت سے سرفراز فرمایا اور رسم جانشینی بھی انجام دی گئی۔ اس خوشگوار موقع پر حضرت علامہ سید شاہ عبدالباقی شطاریؒ۔ حضرت سید شاہ سعد الدین محمد قادری صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت سید شاہ میراں حسینی قادری بغدادی لنگر حوض، حضرت شاہ حسینی میاں صاحب قبلہ نقشبندیؒ، حضرت شاہ حبیب اللہ قادری، الحاج مولانا محمد منیر الدین صاحب خطیب مکہ مسجد، حضرت مولانا قاضی محمد عطاء اللہ صاحب نقشبندی قادری، مولوی سید جنید اللہ شاہ قادری، حضرت سید پیر محی الدین شاہ قادری المعروف مرشد پاشاہ صاحب مولوی میر سید موسیٰ شاہ قادری المعروف انور پاشاہ قادری المعروف انور پاشاہ صاحب، مولوی سید حیدر الدین حسینی صاحب چشتی سجادہ نشین حضرت سید شاہ راجو محمد محمد حسینی قبلہؒ کے علاوہ دیگر ممتاز مشائخ عظام و علماء کرام کی کثیر تعداد بھی موجود تھی۔ آج بھی حضرتؒ کے جانشین سے لوگ اسی طرح فیض حاصل

کررہے ہیں۔

رہائش:

حضرت قبلہؒ نے مجرد زندگی بسر فرمائی آپ کا کوئی مکان نہ تھا اکثر آپ چچازاد برادر، مریدین، معتقدین کے یہاں قیام فرماتے تھے۔ ہر ایک کو یہ آرزو رہتی تھی کہ حضرت قبلہؒ ہمارے یہاں قیام فرمائیں، صاحب خانہ کی تکلیف وغیرہ کا بہت خیال رکھتے تھے اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیتے۔ حضرت قبلہؒ انھیں پیش کئے جانے والے تمام نذرانے غریبوں، یتیموں، ناداروں میں تقسیم کردیتے۔ غریب و نادار افراد، بیوگان اور مستحق حضرات کو پابندی سے سالانہ لباس دلایا کرتے تھے۔ مستحق طلباء کی تعلیم اور لڑکیوں کی شادی کا انتظام فرماتے بطور خاص ماہ رمضان نفیس کپڑا خرید کر مستحقین کے گھروں پر پہنچادیتے۔

ناسازی مزاج:

حضرت قبلہؒ کی صحت کی ناسازی کی بناء پر مریدین و معتقدین نے طبی معائینہ کے لئے ڈاکٹروں کے یہاں رجوع کیا چنانچہ آپ ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ کو گورنمنٹ سیول ہاسپٹل قلعہ گولکنڈہ میں شریک ہوئے۔ مہتمم دواخانہ ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر سنہا معالج تھے۔ ڈاکٹر محمد محمود صدیقی اور سید جنید اللہ شاہ قادری دن رات حضرت قبلہؒ کی خدمت میں تھے۔ ۱۵ صفر المظفر کو علاج ختم

ہوا۔ اور کورس کی تکمیل ہوئی۔ دواخانہ سے واپس تشریف لائے۔ صحت کی خرابی کا سلسلہ چل رہا تھا، ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر محمد حبیب خاں سابق مہتمم گولکنڈہ ہاسپٹل، ڈاکٹر عبدالسلام، ممتاز فزیشن ڈاکٹر محمد اعظم سیول سرجن دواخانہ عثمانیہ، ڈاکٹر رحیم خاں دواخانہ عثمانیہ اور دیگر ڈاکٹر طبی معینہ کرتے تھے ڈاکٹرز کے مشورہ پر ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء کو ڈاکٹر محمد اعظم سیول سرجن دواخانہ عثمانیہ کے یونٹ میل وارڈ (۲) میں شریک ہوئے۔ تشخیص وعلاج و معالجہ کا سلسلہ جاری رہا ۱۵ اکٹوبر کو کینسر ہاسپٹل کے کرایہ کے کمرے میں منتقل ہوئے اور ممتاز اسپشلسٹ کینسر ڈاکٹر محمد افضل قریشی کے زیر علاج رہے۔ ڈاکٹر سید رحیم الدین روز معاینہ کرتے، انجکشن وغیرہ دیتے رہتے تھے۔ دوسری مرتبہ ۵ دسمبر ۱۹۷۳ء کو دواخانہ عثمانیہ میں ڈاکٹر محمد اعظم کے یونٹ میں منتقل ہوئے۔

سانحہ وصال:

حضرت نے بہ عمر تقریباً (۸۰) سال دواخانہ عثمانیہ حیدرآباد میں بتاریخ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ م ۲۰ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز پنجشنبہ بوقت ۲۔۱۔۸ بجے صبح حوائج ضروریہ سے فراغت فرما کر بستر پر تشریف فرما ہوئے اور دودھ نوش فرمایا۔ بعدازاں کلمہ شریف کا ورد فرماتے ہوئے بستر پر لیٹ گئے اور "خدا حافظ" فرماتے ہوئے داعی اجل کو لبیک فرماتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت سید قدرت اللہ شاہ قادری قبلہؒ کے خلیفہ و جانشین حضرت پیر سید دستگیر شاہ قادری سے عوام آج بھی اس طرح سے فیض حاصل کررہے ہیں جس طرح سے حضرت قبلہؒ کی زندگی میں لوگ فیض حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ جانشین کی ہر ہر ادا میں حضرت قبلہؒ کا ایک عنصر موجود ہے۔ آپ بے انتہا سخی، رحم دل اور منکسر المزاج کی حامل شخصیت ہیں۔ آپ اپنے مریدین ومعتقدین کو شریعت کی سختی سے پابندی کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ کے فرزند الحاج سید شاہ میراں حسینی قادری (قدرت پاشاہ) حال مقیم سعودی عربیہ ہیں۔ آپ بھی اپنے والد محترم حضرت پیر سید شاہ دستگیر علی قادری قبلہ کی طرح نرم گو، منکسر المزاج اور بے انتہا خاموش طبع شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ میں بھی اپنے والد محترم ودادا پیر حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری قبلہؒ کا ایک ایک عنصر بدرجہ اتم موجود ہے۔

حضرت قبلہؒ کے خلیفہ و جانشین حضرت پیر سید دستگیر قادری قبلہ کی سکونت مکان نمبر ۱/۶۳۳-۳-۱۹، کمہارواڑی مصری گنج نزد فتح دروازہ میں ہے اور پچھلے ۲۸ سال سے حضرت قبلہؒ کے مشن کو اسی آب وتاب کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ آپ حضرت قبلہؒ کی طرح نہایت کم گو اور سادگی کا پیکر ہیں۔

بن طریف سوک
Bin Trif Souk

Charminar, Hyderabad - 500 002
Ph : 4524452, 4566587, 4414983, 4414988, 4411789

Junaid Printers & Graphics

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان قدرت قادری

احوال ومناقب حضرت سید شاہ قدرت اللہ قادری علیہ الرحمۃ
نبیرۂ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

مؤلفہ
شاعر شان غوث الوریٰ محمد امان علی ثاقبؔ صابری القادری
معتمد فیضان ولایت ٹرسٹ حیدرآباد

اشاعت بہ اعانت : جناب فیصل بن طریف صاحب و عبداللہ بن طریف صاحب
پروپرائٹرس جی این ٹراویلس